کاسرۃ الاسنان
عرف
دندان شکن
مصنفہ
مولانا شاہ عبدالرحمٰن موحد لکھنوی

# کاسرۃ الاسنان

مصنفہ

مولانا شاہ عبد الرحمٰن موحد لکھنوی

ہر کہ خواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندۂ گنہگارم

پیش کردہ

افضال الرحمٰن

نام کتاب: کاسرۃ الاسنان

تصنیف: حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن صاحب موحد لکھنویؒ

سالِ طباعت: ۲۰۰۴ء

بہ اہتمام: افضال الرحمٰن

مطبع: بھارت آفسیٹ پریس، دہلی

تقسیم کار: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

انجمن ترقی اردو (ہند)

قیمت: ۲۲۵ روپے

تعداد: ۵۰۰

یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

ملنے کے پتے

1. Afzalur Rahman, 272 Jamia Nagar, Teachers' Training College Road
New Delhi-110025 Ph. (011) 26827174
email:- arahman272@hotmail.com
2. M/s. Maktaba Jamia Ltd., Jamia Nagar, New Delhi-110025
3. AnjumanTraqqi Urdu (Hind)
Urdu Ghar, Urdu Ghar Marg, 212Rouse Avenue, New Delhi 110 002
Tel :3237210,3236299 email:-urduadabndi@bol.net.in

## حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن متوحد لکھنوی رح

شاہ صاحب کرث مخدوم، متعلقہ مبارک پور، محال روپاہ، شکارپور
صوبہ سندھ کے رہنے والے تھے۔ اُن کے مورث اعلیٰ سید عرب شاہ،
عرب سے آکر سندھ میں مقیم ہوئے تھے۔ اُن کے صاحبزادے سید دین محمد
اُن کے صاحبزادے سید علم الہدیٰ اور اُن کے صاحبزادے سید محمد حسن تھے
سید محمد حسن کے صاحبزادے شاہ مولانا عبدالرحمٰن متوحد لکھنوی تھے۔

شاہ صاحب رح ۱۱۶۱ھ مطابق ۱۷۴۷ء میں پیدا ہوئے۔
قرآن شریف اپنے ماموں اخوند ہدایت اللہ سے پڑھا۔ صرف و نحو، فقہ
اور عقائد کی کتابیں حضرت مخدوم نبیرہ سید محسن شاہ سے جو حضرت
غوث الثقلین کی اولاد میں تھے، بیعت کی۔ شاہ صاحب نے اپنے
والدین اور مخدوم صاحب سے اجازت لے کر اُنیس برس کی عمر میں
(۱۱۸۰ھ مطابق ۱۷۶۶ء) تحصیل علم کے لیے ترک وطن کر کے سفر

اختیار کیا۔ چالیس برس کی عمر میں مدنی پور صوبہ بنگال میں قیام اختیار فرمایا اور طلباء کو درس دینا شروع کیا۔ سلسلۂ سفر حجاز ۹ رمضان المبارک ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۷۹۰ء کو جدہ پہنچے۔ وہاں تین ماہ قیام فرمایا اور فریضہ حج ادا کرکے ۱۷۹۱ء کو واپسی کا سفر شروع ہوا۔ ۱۷۹۹ء میں لکھنؤ آگئے۔ یہاں مسجد میں قیام فرمایا اور رشد و ہدایت میں مصروف ہوگئے۔ لگ بھگ تیس ۳۰ برس تک حضرت مولاناؒ حاجت مندوں کی امداد فرماتے رہے۔ بالآخر نہایت ضعف اور کمزوری کی حالت میں ۶ ذی قعدہ ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۲۹ء بروز جمعہ رحلت فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ڈیوڑھی آغا میر میں دفن ہوئے۔

تصنیفات: ۱۔ کلمۃ الحق ۲۔ جہد المقل ۳۔ مفتاح التوحید ۴۔ کاسرۃ الاسنان

افضال الرحمٰن
جولائی ۲۰۰۴ء

## کاسرۃ الانسان

قاضی عبدالکریم صاحب جن کا مزار رائے بریلی میں ہے

حضرت مولانا رح سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا کا رسالہ مسئلہ

وحدت وجود کے سلسلہ میں آپ کی نظر سے گذرا۔ آپ اسی وقت وہ

رسالہ لے کر دہلی گئے اور مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور رسالہ پیش کیا۔ حضرت شاہ صاحب رح نے رسالہ کو بغور ملاحظہ کیا

اور ارشاد فرمایا کہ بات تو حق ہے لیکن خواص کے واسطے درست ہے

عوام کے لیئے نقصان دہ ہے اس لیئے کہ یہ اسرار الٰہی میں سے ہے

قاضی صاحب نے عرض کیا کہ میں آپ سے یہ ہی دریافت کرنے اتنی دور سے

آیا ہوں۔ اس پر شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ مسئلہ وحدت وجود کے حق ہونے میں

کوئی شبہ نہیں ہے۔

قاضی صاحب وہاں سے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا رح کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کیفیت ملاقات حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ بیان کی
حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے جو کچھ فرمایا اس کا
جواب دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کاسرۃ الاسنان میں
اس کا جواب تحریر فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم تم سے
پوچھتے ہیں کہ خدا زیادہ جانتا ہے یا تم۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے
کہا لا الہ الا اللہ کہنے میں کوی قید خاص و عام کی نہیں ہے اور ایسا
نہیں ہے کہ اس کلمہ کو صرف خاص لوگوں تک محدود کر دیا جائے اور
عام لوگ زبان سے نہ نکالیں بلکہ بہ آواز بلند ہر شخص نماز میں اور منبر
پر اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے۔ جو لوگ خاص و عام کی قید لگاتے ہیں
تو کیا وہ اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ مولانا صاحبؒ نے
مزید وضاحت کی اور فرمایا کہ اسرار اس کو کہتے ہیں جس کے واسطے
دلائل نہ ہوں۔ ہم نے مسئلہ توحید کو پورے اعلان کے ساتھ بہ دلائل
آیات قرآن مجید اور احادیث شریف پیش کیا ہے۔ ہمارے
رسالہ میں جو علمی بحثیں اصل و نقل سے کی گئی ہیں وہ آیات

قرآنی و حدیث نبوی اور ارشادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہیں البتہ ہم نے کاملین و ناقصین اور خاص و عام کا فرق نہیں کیا ہے لیکن جو معنی بیان کیے ہیں وہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔
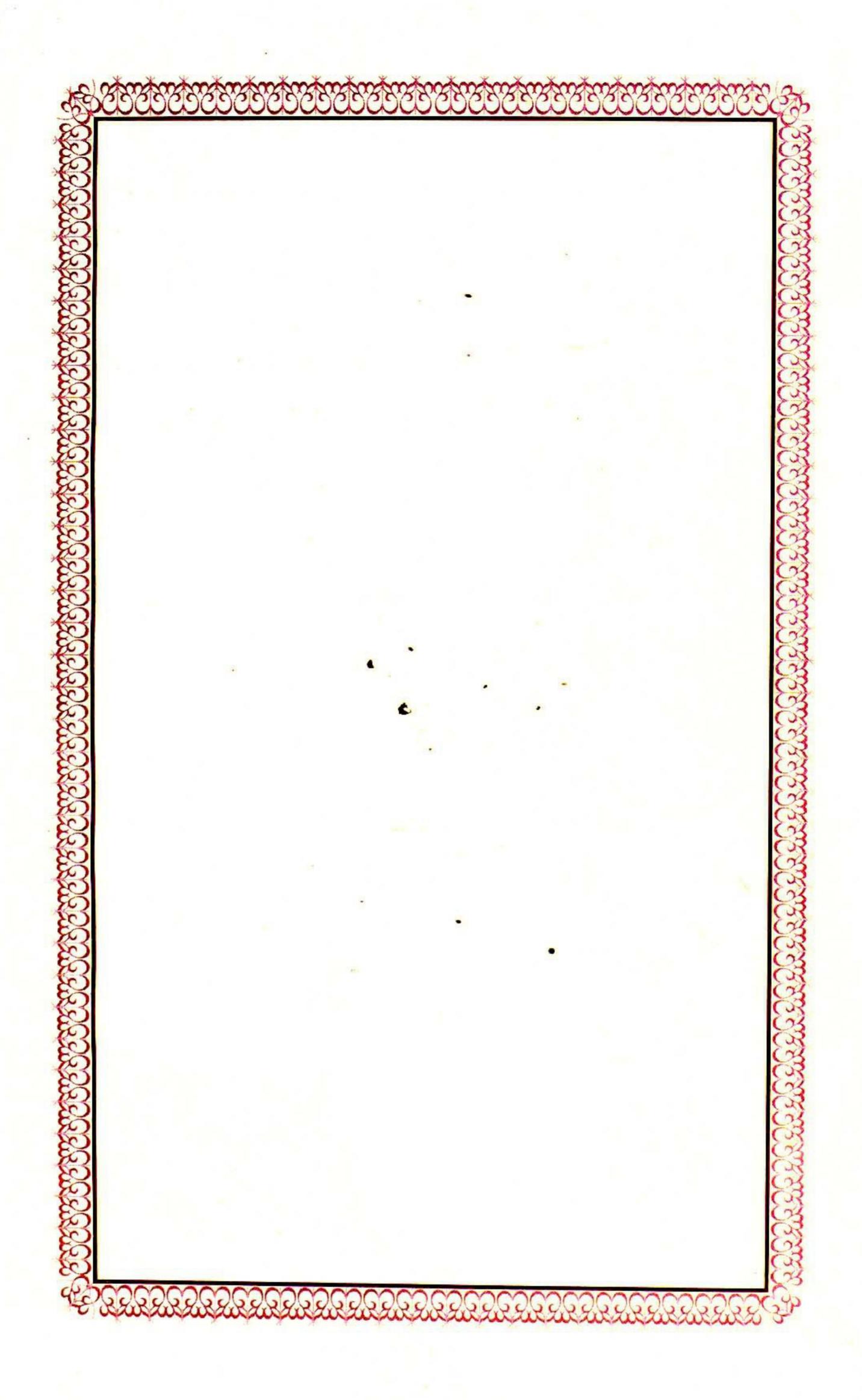
بسم الله الرحمن الرحيم

أعد ذكر إيمان لنا إن ذكره

هو المسك ما كررته يتضوع

وإنما قلنا أعد لأنا قد ذكرنا في تحقيق الإيمان وهو لا إله إلا

الله سابقا كرات والآن نريد اختصاره فقلنا أعد و

لنمهد مقدمة هي أن تعدد الواجب ممتنع إذ لو تعدد

اَلْوَاجِبُ لَيَعْجِزُ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَنْ اِهْلَاكِ اٰخَرَ لِمَاثَلَتِهِمَا فِي الْوُجُوْبِ

وَمَعْلُوْمٌ جَلِيٌّ عَلَى الْعَوَامِ فَضْلًا عَنِ الْخَوَاصِّ اَنَّ الْمِثْلَ لَايَقْدِرُ عَلٰى

اِيْجَادِ مِثْلِهِ اَوْ اِهْلَاكِهِ وَاِلَّا يَبْطُلُ الْمِثْلِيَّةُ وَهُوَ خِلَافُ الْفَرْضِ وَ

الْعَجْزُ يُنَافِي الْوُجُوْبَ فَبَطَلَ تَعَدُّدُ الْوَاجِبِ وَاَمَّا تَوَهُّمُ تَعَدُّدِ

الْوَاجِبِ عِنْدَ الْمَجُوْسِ فِي الْخَالِقَيْنِ فَمَدْفُوْعٌ اَيْضًا اِذْ خَالِقُ

الْخَيْرِ يَعْجِزُ عِنْدَهُمْ عَنْ خَلْقِ الشَّرِّ وَبِالْعَكْسِ وَالْعَجْزُ يُنَافِي

الْوُجُوْبَ وَ اَمَّا تَوَهُّمُ النَّصَارٰى وُجُوْبَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاِمْكَانُهُ هُوَ كَوْنُهُ مَحْدُوْدًا يَدْفَعُهُ اِذْ كَوْنُهُ مَحْدُوْدًا يُنَافِي

الْوُجُوْبَ فَالْاِخْبَارُ عَنْ بُطْلَانِ تَعَدُّدِ الْوَاجِبِ وَالْاِسْتِدْلَالُ عَلَيْهِ

لغو عند العقل الصحيح واما التعدد بين الممكن والواجب فمختلف فيه

فذهب الاكثر وهم العوام الى ثباته اذ الشیٔ بمعنى ما يعلم

ويخبر عنه اما ان يقتضى وجوده او عدمه اولا يقتضى شيئا

فالاول الواجب والثانى الممتنع والثالث الممكن الخاص و

عليه بناء الكلمة الخبيثة وهى لا اله الا الله اى لا شئ من

اجنس الالهة الممكنة غير الله ايضا اذ لا فارق بين ممكن وممكن آخر

وحصل من جميع عبارة الخبيثة ودلالتها لا موجود الا غير الله اى

لا موجود من الممكنات الله وكل موجود منها غير الله فنقول وبالله

التوفيق انه يفهم من القسمة المذكورة سبق الماهية المعروضة على الوجود

بطلان تقسيم الوجود من الممكن والواجب لا يفهم القسمة المشهورة

العارض لها فی الوجوب والامکان وهو باطل لان الشئ بمعنی ما یعلم

ویخبر عنه لا یتصور وجوده الا فی فردیه من الموجود والمعدوم و

لا ثالث وهو المرکب منهما والا یلزم اجتماع النقیضین وعلی الاول یلزم

تحصیل الحاصل فی الوجوب وعلی الثانی یلزم اجتماع النقیضین علی

تقدیر حصول المقتضی للمقتضی فی الوجوب وهو محال ایضا وعلی تقدیر

عدم حصوله یلزم تخلف المقتضی عن المقتضی وهو ایضا محال و

ایضا الاقتضاء فرع الوجود دون العدم فکیف یقتضی العدم وجوده

فظهر ان القسمة المذکورة سفسطة محضة والماهیة المذکورة هو

الوجود نفسه فالحق ان الوجوب عبارة عن ضرورة الوجود نفسه

بیان حصر الوجوب والامکان فی الوجود
مبحث المعنی والاثبات فی الخطوط الطبیعیة

والامکان عبارۃ عن سلب ضرورۃ الوجود مع اعتبار التشخص

بہ فالواجب ہو الوجود الصرف والخالص والمحض والساذج والممکن

ہو الوجود الواجب المعتبر معہ التشخص فالوجود ہو حقیقۃ الاشیاء

وحقیقۃ الحقائق اذ لا یخلو شئ من الاشیاء وحقیقۃ من الحقائق

کلہا من الوجود اذ لا یسبق علیہ شئ فالوجود ہو الحق والواجب

والواقع ونفس الامر والیہ ذہب الاقل وہم الخواص بل اخص

وہم الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وعلیہ بناء الکلمۃ الطیبۃ لا الٰہ

الا اللہ رداً لزعم العکس وہو الکلمۃ الخبیثۃ المذکورۃ ای لا شئ

من جنس الالٰہۃ الممکنۃ غیر اللہ وکل الٰہ من الجنس المذکور اللہ

بیان اغلاط العلماء الفحول فی لا اله الا الله

فیلزم من عبارۃ ھا وحدۃ لا نسبۃ لا موجود الا اللہ ای لا موجود غیر اللہ

وکل موجود اللہ اذ لا فارق بین موجود وموجود

انہ قد غلط فی لا الہ الا اللہ اکابر العلماء شرقا وغربا سلفا وخلفا من

المحدثین والمفسرین والمجتہدین والمقلدین والمتکلمین والمتفقہین

غلطا فاحشا من وجوہ الاول حمل المنکور علی الواجب والثانی تقدیر

موجود او ممکن فی خبر لا التی لنفی الجنس وھو المستثنیٰ منہ و

الثالث اتصال المفرغ ویشہد علی ما قلنا شہادۃ بینۃ قولھم

ما وقع فی بحث المسلم فی بحث قصر الاستثناء ان فی کلمۃ التوحید

اشکالا مشہورا فالمقدر اما موجود فلا یلزم عدم امکان الہ

سوی الله تعالی واما ممکن فلا یلزم منہ وجودہ تعالی ویجاب اولا

کما نقل عن شارح المختصر بان کلمۃ التوحید علی عرف الشارع وثانیا عن

بعض الحنفیۃ ان وجودہ تعالی تقرر فی بداھۃ العقول والمقصود نفی

الشریک وثالثا عن الزمخشری بان لا حاجۃ الی الخبر بل اصل

الترکیب اللہ الہٌ فدخل لا والا للحصر فالمسند الیہ ھو الله

والمسند ھو الا الہ وھذا مما یتعجب منہ کیف لا والمستثنی یستدعی

الحکم بالضرورۃ وما قیل فی تصحیحہ لو بدل لا والا بانما کان

کلاما تاما من غیر تقدیر وانما ھو النفی وکلمۃ الا فاقول انہ

مدفوع بان المراد ان حاصلہ فی التخصیص کلا والا فالملازمۃ

ممنوعة ورابعا کما اقول مما حقق ان ما یمکن للواجب فهو ضروری

فیلزم من الامکان الوجود ومن عدمه عدمه وخامسا ان مطلقات

الالهیات ضروریة للتعالی عن التبدل والتغیر فیکون الایجاب

ضروریا کالسلب انتهی وجه الشهادة ان تقدیر موجود او ممکن

صریح من قولهم فالمقدر اما موجود الخ واما ممکن وبعد تقدیر

موجود او ممکن تعین حمل المنکور علی الواجب والا یلزم کذب

لا اله الا الله لصدق نقیضه وهو بعض الاله موجود او ممکن و

ظهر ایضا اتصال المفرغ وهو الله لدخوله اولا فی ضمیر مستتر فی موجود

او ممکن راجع الی المنکور وثانیا فی المنکور اذ الراجع والمرجع شیء واحد

معنی فثبت ما قلنا من حمل المنکور علی الواجب وتقدیر موجودا و

ممکن واتصال المفرغ انه یکذبہم الکتاب لوکان

فیہما آلهة الا الله لفسدتا وجه التکذیب ان حمل المنکور علی لواجب

فی لا اله الا الله یقتضی حمله علیه فی آیة الاستدلال والا یبطل

التقریب وهو ظاهر والتعلیل ایضا اذ لا تمانع بین الممکن والواجب

فیکون المعنی بعد حمل لا اله علی الواجب لوکان فیہما جمع کثیر

من الواجب لفسدتا ویرد علیه محذور من وجوه

خروج کلامه سبحانه عن البلاغة اذ علی ارادة الواجب من

المنکور یکفی فی الاستدلال ان یقال فی مقدم الاستدلال لوکان

معه اله لفسدتا فیلخوا ایراد جمع المنکور والا الله وفیهما

خروج کلامه سبحانه عن الصدق ایضا اذ علی ارادته الواجب

یلزم ان یقال لوکان فیهما الهة الا الله لما خرجتا بدل لفسدتا لانطباق

دلیلهم علیه وهو لما یکون بینهما من الاختلاف والتمانع فانهما ان

توافقت فی المراد تطاردت علیه القدرة وان تخالفت فیه تعاوقت

عنه کما فی البیضاوی وعلی عدم الخروج یتم التقریب المذکور بخلاف

لفسدتا اذ التمانع والاختلاف لما لم یمنع عن خروجهما من العدم

الی الوجود سابقا لا یمنع عن بقائهما علی حالهما لاحقا ایضا وهو

ظاهر فبطل ملازمة الفساد فیلزم الکذب نعوذ بالله منه

ان حمل المنکور علی الواجب یستلزم صحة الاستثناء لدخول

ما بعد الا فی ما قبلها لعدم المانع وعموم علة الفساد من التمانع فی

زعمهم للاستثناء وعدمه یستلزم بطلان الاستثناء وبالجملة ان

حمل المنکور علی الواجب یقتضی صحة الاستثناء وهو القصر و

عموم العلة یقتضی بطلان الاستثناء فیلزم التناقض والتناقض

لا یخلو عن الکذب والعیاذ بالله ولکن ایکن بهم قوله سبحانه

لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا

انه دلیل علی لا اله الا الله ایضا والمنکور فیه مطلق وفی لو کان

فیهما الهة الا الله مقید ای الهة غیر الله والمطلق یحمل علی المقید

مطلقا عند الشارح رحمه الله واذا ورد فی مورد واحد عند ابی حنیفة

رحمة الله علیه ایضا وھھنا قد ورد فی دفع حادثة واحدة

وھی الاشراک بالله نعوذ بالله منه فیرجع حاصل قوله سبحانه

الی لوکان ھؤلاء ای الاصنام وغیرھم مما یعبد الھة غیر الله ما

وردوھا فقوله سبحانه ھؤلاء ینادی باعلی نداء علی ان

المراد بالمنکور الذی ھو خبر لھؤلاء ھو الاصنام وغیرھم و

ظاھر ان الاصنام الھة ممکنة فوجب حمل المنکور فی

لا اله الا الله علی الاصنام وغیرھم من الالھة الممکنة

والّا یبطل التقریب فبطل حمل المنکور فی لا اِلٰهَ اِلَّا الله علی الوا جب

وتعين الممكن وهو ظاهر وباهر بكمال الظهور وبعد حمل المنكور

على الامكان كيف يصح تقدير موجود او ممكن فی لا اله الا الله

لصدق نقيضه ومنشاء غلطهم عدم اطلاعهم على امور اوذهولهم

عنها الاول وضع المنكور والثانی القرينة على المحذوف والثالث

القرينة على المحذوف فی المفرغ والرابع وجه كثرة حذف

خبر لا التی لنفی الجنس كما هو قولهم ويحذف كثيرا

والخامس انقطاع المفرغ انه يطلق

بالاشتراك اللفظی على معنيين الاول ذات الواجب سبحانه

والثانی الممكن المعبود والدليل على الاشتراك اللفظی

انہ لا یستعمل فی کل من معنیہ الا بالقرینۃ کلفظ العین

فمورد استعمالہ فی الواجب قولہ سبحانہ نعبد الٰھک والٰہ

اٰبائک ابراہیم واسمعیل واسحٰق الٰھاً واحداً ای نعبد اللہ و

اللہ واللہ اللہ فالالہ ھھنا واجب بقرینۃ الاضافۃ اذ الالہ

النبی ہو اللہ فقط وتوصیفہ بالواحد وہو الذی فی السماء الٰہ

وفی الارض الٰہ بقرینۃ ہو ای ہو اللہ فی السماء الہ و فی

الارض الہ بقرینۃ ہو الذی وقل اعوذ برب الناس ملک

الناس الہ الناس ای اعوذ باللہ بقرینۃ قل وجہ القرینۃ

انہ سبحانہ لا یامر نبیہ بالاستعاذۃ والاستعانۃ بغیرہ سبحانہ

وفی الممکن نحو قوله سبحانه یعکفون علی اصنام لهم قالوا یا موسٰی

اجعل لنا الٰها کما لهم الهة ای اجعل لنا صنما بقرینة التشبیه

اولا وجمع الکثرة ثانیا اذ کثرة الالهة لا یوجد الا فی الامکان و

قالوا لا تذرن الهتکم ای لا تذرن اصنامکم بقرینة الجمع

والاضافة والبیان بعده بقوله لا تذرن ودا ولا سواعا و

لا یغوث ویعوق ونسرا وقوله تعالی اجعل الالهة الها واحدا

ای جعل الاصنام الله فالاول مستعمل فی الممکن بقرینة الجمع و

الثانی فی الواجب بقرینة توصیفه بالواحد وبالجملة ان الاله ثبت

اطلاقه علی المعنیین المذکورین من القران ولا یستعمل فی شیٔ من

بیان دلیل اشتراک

معنیہ المذکورین الا بالقرینۃ والاحتیاج الی القرینۃ فی کل من معنیہ

دلیل الاشتراک اللفظی فلما ثبت الاشتراک اللفظی بالدلیل بطل

الاشتراک المعنوی بین معنیہ او کون احدھما حقیقۃ والاخر مجازا

نعم لو قیل ان المنکور موضوع للمعبود مطلقا واجبا او ممکنا علی

عموم المجاز فھو مسلم او علی الحقیقۃ والاشتراک المعنوی لکن

متروک الحقیقۃ والاستعمال فھو مسلم ایضا ولا قدح فیما قلنا و

ھو ان المنکور مشترک لفظی بین الواجب والممکن المعبود

فعلی عموم المجاز یکون مشترکا لفظیا اصطلاحیا وکل منھما

حقیقۃ وعلی الحقیقۃ المتروکۃ کان مشترکا لفظیا لغویا وکل

منہما مجاز فالمراد من المنکور فی لا الہ الا اللہ ھو جنس الالہ الممکن

دون الواجب والقرینۃ علیہ امران الاول وقوعہ فی سیاق النفی

فھو یدل علی کثرۃ افرادہ وعمومہا ولا کثرۃ الا فی الامکان

والثانی ان لا الہ الا اللہ رد للخبیثۃ وھی لا الہ الا غیر اللہ و

المراد من المقصور یکون متفقا علیہ بین المخاطب والمتکلم وانما

الاختلاف بینہما فی شرکۃ المقصور علیہ وافرادہ وابہامہ وتعیینہ

وعکسہ وقلبہ وظاہر ان المراد من المنکور فی الخبیثۃ ھو المعبود

الممکن من الاصنام وغیرہم فکذا فی الطیبۃ فظہر ذھول الاکابر

عن وضع المنکور ان القرینۃ علی المحذوف العام فھو عدم القرینۃ

سعید الرحمن بن علی

علی الخاص دون شئ اٰخر اذ کلما وجد الحذف یحتمل ان یکون المحذوف

عاما او خاصا فلا یترجح احدہما علی الاٰخر واذا عدمت القرینۃ

علی الخاص یترجح العام علی الخاص لعمومہ فیکفی فی القرینۃ علی

حذف العام عدم القرینۃ علی الخاص نحو لاریب فیہ ای لاریب

کائن فیہ لفقد القرینۃ علی الخاص والحمد للہ ای جمیع الحمد

ثابت للہ لفقدہا وضربی زیدا حاصل قائما ای ضربی زیدا

حاصل قائما لفقدہا ولولا رہطک لرجمناک لفقدہا وقس

ولولاک لما خلقت الافلاک ولولاہ لم یخرج الدنیا من العدم

ولولا علی لہلک عمر فالمحذوف فی ہذہ الامثلۃ المذکورۃ ہو

العام فقط ولا قرینۃ علیہ غیر فقد القرینۃ علی الخاص وھو ظاھر

فعلم ان تقدیر موجود او ممکن او غیرھما من الافعال العامۃ مخصوص

بالظرف وشبھہ من الحال او الحروف الجارۃ غیر فی وبعد

لولا ولا رابع وبھذا التحقیق بطل ما قال الجامی فی توجیہ

القرینۃ وتصحیحھا بقولہ لولا زید لکان کذا ای لولا زید موجود

لکان کذا لان لولا لامتناع شیٔ لوجود غیرہ فتدل علی الوجود

انتھی وجہ البطلان ان القرینۃ علی المحذوف العام ھو

انتفاء القرینۃ علی الخاص دون لولا اذ لولا کما یکون لامتناع

الشیٔ بعدم غیرہ کما لولا زید معدوم لکان کذا فلا یدل

علی الوجود اصلا وایضا ان لولا امتناع النسبة الثانیة بسبب

ایجاب النسبة الاولی اوسلبها فلا یدل علی ان طرفی النسبة

ماهما کما ان حروف الشرط تدل علی لزوم النسبة الثانیة لوجود

النسبة الاولی فلا یدل شیٔ منها علی شیٔ من طرفی النسبة الاولی

فظهر ذهول الاکابر فی تقدیر موجود فی لا اله الا الله ایضا اذ الا

الله لیس بظرف ولاشبهه ولا بعد لولا ولا فقد القرینة الخاص علی

المحذوف فی المفرغ وهو غیر الله لشیوع زعم الغیریة وهو العکس

علی المحذوف فی المفرغ ان المفرغ یوجد فیه اطراد

امور ثلثة الاول الحذف وهو یقتضی اطراد القرینة علیه والا

تمییز القرینة علی المحذوف فی المفرغ

يحتمل الافادة والثانى كون ما وقع فيه المفرغ كلاما غير موجب و

هو وانكان مطردا لكن لا يصلح ان يكون قرينة على المحذوف

فى المفرغ والثالث الزعم وهو ايضا مطرد اذ المفرغ مستثنى

والاستثناء مطلقا من قبيل القصر والقصر لابد له من زعم

سابق يدفع بالقصر فالزعم لاطراده يصلح ان يكون قرينة

على المحذوف فى المفرغ فالقرينة على المحذوف فى المفرغ هو

الزعم فقط دون شئ اخر والزعم لا يخلو اما ان يكون زعم شركة

او ابهام او عكس فالمحذوف فى المفرغ فى قصر الافراد والتعيين

هو المتعدد الذى احد جزئيه هو المفرغ والثانى من جزئيه هو

عديله انكان الزعم زعم شركة اوابهام والمحذوف فيه انكان قصر

قلب هوجزء العكس فقط وهو واحد دون متعدد فقصر الافراد

نحو ما محمد الا رسول وما انتم الا بشر مثلنا فالمحذوف فى الاول

هو المتعدد من رسول وبرئ عن الهلاك اى ما محمد رسول

وبرى من الهلاك الا رسول وفى الثانى بشر ورسل اى ما انتم

بشر ورسل الا بشر مثلنا وقصر القلب نحو ان هذا الا ملك كريم

وان هو الا وحى يوحى فالمحذوف فى الاول لبشر دون غيره واالبشر

واحد وفى الثانى هوى دون غيره فانظر ان القرينة على المحذوف

الذى ذكرنا متعددا كان او واحدا ماهى ولا قرينة على المحذوف

المذکور الا الزعم السابق للمخاطب اذ المخاطب یزعم ان محمدا رسول

و بری من الهلاک فرد هذا الزعم افرادا وما محمد الا رسول وکذا

ما انتم الا بشر مثلنا فالمخاطب هو الجمع المذکر هم الانبیاء علیهم

السلام یدعون نحن بشر و رسل من الله فالقی الیهم ردا وانکارا

ما انتم الا بشر مثلنا وقس علیه قصر القلب فالمخاطب یزعم ان هذا

بشر دون غیره فرد قلبا ان هذا الا ملک کریم وکذا یزعم المخاطب

ان محمدا ینطق عن الهوی دون وحی یوحیٰ فرد قلبا ان هو الا

وحی یوحیٰ ای ان هو هوی الا وحی یوحی وقس علیه قوله علیه

السلام لا خیر الا خیرک ولا طیر الا طیرک والقول المعروف لا فتی الا

علی لا سیف الا ذو الفقار فالمقدر فی هذه الامثلة هو المتعدد

الذی احد جزئیه المفرغ والثانی شریکه الآخر فی الزعم ای

لا خیر خیرک وخیر غیرک الا خیرک ولا طیر طیرک وطیر غیرک

الا طیرک ولا فتی علی وغیره الا علی ولا سیف ذو الفقار وغیره

الا ذو الفقار وهذه الامثلة الاربعة الاخیرة کلها من قبیل

قصر الافراد وقصر الصفة اذ المقصور مطلق والمقصور علیه مقید

فی الاولین فالمطلق وصف للمقید دون العکس والمقصور

صفة والمقصور علیه موصوف خاص فی الاخیرین اذ الفتوة

صفة الامرین من علی وغیره فی الزعم ولعلی فقط فی الافراد

قصر الصفة علی الموصوف

دون العكس وكذا السيف فان المراد منه ما يطلق عليه

السيف وهو وصف عام لامرين من ذى الفقار وغيره من

السيوف فى الزعم ولذى الفقار فقط فى الافراد دون العكس

فتقدير المتعدد من المفرغ وشريكه فى الزعم فى هذه الامثلة

يبلغ كمال البلاغة لوقوعه مطابقا لمقتضى الحال والمقام اذ

المتعدد المذكور يطابق القرينة وهى الزعم حكما ولفظا وطردا

ويطابق الواقع بلا لغوية ويطابق مقصود القاصر اولا واصالة

اما كونه مطابقا لحكم القرينة فلان القرينة حاكمة بتقدير المتعدد

دون غيره واما مطابقته للفظها فهو ايضا ظاهر اذ المحذوف و

الزعم شئ واحد لفظا بخلاف اخبرنی فی نحو زید فی جواب من

قال من انبأك ای اخبرنی زید فالقرینة حاكمة بتقدیر اخبرنی

ایضا اذ الاخبار والانباء مترادف ولا یطابق لفظ القرینة

وهو ظاهر واما مطابقته طرد القرینة فلانه لو قدر موجود

اوشئ نحو لا خیر موجود اوشئ الا خیرك فیه یحصل دفع

زعم الشركة لكن لا قرینة علیه اذ العام یقتضی فقد القرینة علی

الخاص ولا فقد ههنا لقیام القرینة علی الخاص وهو الزعم وایضا

لا یطرد فی جمیع مواد المفرغ اذ وما محمد الا رسول وما انتم

الا بشر مثلنا لو قدر فیه موجود اوشئ ای ما محمد موجود او

شئ الا رسول يلزم الكذب لوجود الموضوع وشيئته مع عدم

القرينة عليه ولواريد العموم اى ما محمد موجود عام لرسول

وبرى من الهلاك الا رسول يصدق لكن تطويل بلا طائل

فيلغو وقس عليه لزوم اللغوية والمجاز فى تقدير موجود او شئ

فى ان انتم الا بشر مثلنا وان هذا الا ملك كريم وان هو الا

وحى يوحى بخلاف المحذوف المتعدد وهو المفرغ وشريكه فى الا وزاد

والواحد فى القلب فانه مطرد لايتخلف عنه مادة من مواد

المفرغ واما مطابقته لمقصود القاصر او لا واصالة فلان

مقصوده اولا واصالة هو دفع الزعم دون مايستلزم دفع الزعم

ولو قدر المتعدد او الواحد وهو الزعم يرد النفي على الزعم ولو قدر

موجود او شئ يرد النفي اولا على الوجود وشيئيته ونفيهما يستلزم

دفع الزعم وبالجملة ان تقدير ما هو في الزعم متعددا كان او واحدا

يجتمع فيه مطابقات خمس الاول مطابقته للقرينة حكما والثاني مطابقته

لها لفظا والثالث مطابقته لها طردا والرابع مطابقته للواقع بدون

اللغوية والخامس مطابقته لها المقصود القاصر ولا واصالة بخلاف

تقدير موجود او شئ فانه يخلو ويعرى عن هذه المطابقات الخمسة

المذكورة فيكون عاريا عن لباس حسن البلاغة فتقدير المذكور

متعددا كان او واحدا مكتس بلباس حسن البلاغة وكمالها اذ البلاغة

مطابقة الکلام لمقتضی الحال او المقام فعلم بهذا التقریر ان

تقدیر موجود فی المفرغ المذکور باطل عند البلیغ الخبیر وصحیح

عند البلید الحمیر اذ الخبیر بصیر ینظر الی القرینة واللطائف و

لا قرینة ولا لطیفة علی تقدیر موجود واما الحمیر فهو اعمی لا ینظر

الی القرینة ولا الی اللطیفة فظهر مما ذکرنا امور الاول ان

المراد من المقصور متفق علیه بین المتکلم والمخاطب وانما الاختلاف

بینهما فی زعم شرکة المفرغ مع غیره وافراده عنه او ابهامه

وتعیینه وعکسه وقلبه والثانی ان افراد المفرغ وتعیینه انما یکون

فی المفرغ المتصل لدخوله فی المتعدد المزعوم وان قلبه لا یکون الا

فی المنقطع لعدم دخوله فی العکس والثالث ان المحذوف فی المفرغ بقرینة

الزعم متعددا کان کما فی الافراد والتعیین او واحدا کما فی القلب

کالمحذوف فی الجواب بقرینة السوال نحو زید فی جواب من اخبرک

ای اخبرنی زید وبهذا التحقیق اتضح ذهول الاکابر عن القرینة

علی المحذوف فی المفرغ والا لم یذهبوا الی تقدیر موجود او ممکن

فی لا اله الا الله اذ تقدیر موجود او نحوه مخصوص بفقد القرینة

علی الخاص وایضا مخصوص بالظرف وشبهه وبعد لولا ولیس المفرغ

وهو الا الله ظرفا ولا شبهه ولیس بعد لولا ولا فقد للقرینة علی

الخاص ههنا اذ المخاطب یزعم العکس وهو لا اله الا غیر الله فرد

قلنا بلا اله الا الله فالمقدر فی الخبیثة الله ای لا اله الله الا غیر الله و

الطیبة غیر الله ای لا اله غیر الله الا الله فالمفرغ فی الطیبة نقیض لغیر

الله وبالعکس فلا یدخل احدهما فی الآخر فیکون المفرغ منقطعا قطعا

ویقینا فالقرینة ههنا هی زعم العکس قائمة فلا فقد للقرینة علی

الخاص وهو ظاهر اما وجه حذف خبر لا هذه فهو وجود العلة

التامة للحذف والعلة التامة ههنا امور ثلثة الاول قیام قرینة

علی المحذوف والثانی سد شئ مسد الخبر والثالث رفع المانع وهو

الالتباس والساد مسده لیس الا الظرف او شبهه او المفرغ فاذا

حصل السد وجب الحذف والا لم یکن الساد سادا او لا المسد

مسدلوامّا وجه کثرۃ حذفه فهو کثرۃ وجود العلّة التامة المذکورۃ

وبیان الامور الثلاثة المذکورۃ ان کثرۃ استعمال لاهذه لیست الا

فی الظرف وشبهه والمفرغ دون غیرها کما یظهر بالتتبع وکل من

المواضع هو موضع الحذف وجوبا دون الذکر فیلزم کون الحذف

کثیرا من الذکر لکثرۃ استعمال لاهذه فی هذه المواضع وظاهر ان

الحذف اهون من الذکر اذ لم یکن الساد مسد الحذف واما اذا

سد شئ مسده لم یکن الحذف اهون من الذکر وقد ذکرت ان

الحذف ههنا واجب لوقوع الساد مسده فالحذف لا یکون اهون

من الذکر قلت ان الساد اذا کان ضروری الذکر سواء ذکر الخبر

او حذف فالحذف اهون عن ذکره فالساد الذی ذکرنا فی ھذہ

المواضع ضروری الذکر سواء ذکر الخبر او حذف واما استعمالہا

فی غیر ھذہ المواضع الثلثۃ فقلیل مثل قولہ عز من قال لا شیء

مثلی وقولہ علیہ السلام لا الہ غیرک وقول المادح قدس سرہ

لا طیب یعدل تربا ضم اعظمہ اما الظرف فنحو لا ریب

فیہ ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ولا اکراہ فی الدین

ولا خیر فی کثیر من نجوٰھم و فلا انساب بینھم وقس و

اما شبہ الظرف فنحو لا علم لنا ولا طاقۃ لنا ولا تثریب علیکم الیوم

وقس واما المفرغ فنحو قولہ علیہ السلام لا خیر الا خیرک ولا طیر الا

طيرك والقول المعروف ولا فتى الا على لا سيف الا ذو الفقار فالمحذوف

فى الظرف وتشبهه هو العام فقط لا الخاص لقيام قرينة على العام وهى

فقد القرينة على الخاص كما ذكرنا سابقا والسادس مسند الخبر العام هو الظرف

وتشبهه نحو لا ريب كائن فيه ولا رفث الخ كائن فى الحج ولا اكراه كائن

فى الدين ولا خير كائن فى كثير من نجوٰهم ولا انساب كائن بينهم

ولا علم كائن لنا ولا طاقة كائنة لنا وقس والمحذوف فى المفرغ

هو الخاص المزعوم للمخاطب اذ المخاطب يزعم الشركة فى خبرك

وخبر غيرك وفى طيرك وطير غيرك ويزعم ان الفتى على وغيره

من سائر الفتية ومايطلق عليه السيف ذو الفقار وغيره من سائر

السیوف فرد هذا الزعم لقوله لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار ای لافتی

علی وغیره الا علی ولاسیف ذوالفقار وغیره الا ذوالفقار فالمحذوف هو

المزعوم الخاص بقرینة الزعم دون شیء اخر والسادمسد المحذوف المزعوم

هو المفرغ وهذه الامثلة الاربعة من قبیل قصر الصفة علی الموصوف

اذ المقصور من خیر وطیر مطلق والمقصور علیه من خیرك وطیرك

مقید والمطلق وصف للمقید دون العکس اذ الاخبار بعد العلم

بها اوصاف کما ان الاوصاف قبل العلم بها اخبار وکذا الفتوة والسیفیة

وصف لعلی ولذی الفقار دون العکس فتقدیر موجود اوممکن فی

هذه الامثلة الاربعة بعید بمراحل عند البلیغ الخبیر وان صح عند البلید

الحمیر لا اجر موجود الا خیرک وقس علیہ غیرہ فالبلیغ ینظر الی

صحۃ المعنی فی نفس الامر والی القرینۃ واللطائف والبلید ینظر الی

صحۃ المعنی فی زعمہ دون نفس الامر ولا ینظر الی القرینۃ ولا الی

اللطائف اصلا فیذہب الی مایذہب ومن ھہنا ظہران المواضع

حذف خبر لا ھذہ ثلثۃ الظرف وشبہہ والمفرغ لکن المفرغ نوعان

الاول الظرف وشبہہ نحو لا رجل الا فی الدار ولا حول ولا قوۃ الا

باللہ والثانی ماوراء ھما نحو لا فتی الا علی الی اٰخر الامثلۃ الاربعۃ

فمقام حذف العام ثلثۃ الاول الظرف والثانی شبہہ الذین

وراء المفرغ والثالث المفرغ اذا وقع ظرفا او شبہہ ومابقی لمقام

مقام حذف العام

حذف الخاص الا المفرغ الذی وقع غیر الظرف وشبهه والساد

مسد الخبر ان کان ظرفا او شبهه او مفرغا وقع ظرفا او شبهه فالخبر

المحذوف هو العام من موجود وامثاله ویکون لا لنفی الجنس نفسه

دون صفته او موصوفه نحو لا ریب موجود فیه ولا رفث ولا فسوق

الی اخر الامثلة الظرف ونحو لا طاقة کائنة لنا ولا تثریب کائن علیکم

الیوم اذ لا معنی لنفی الرجل نفسه الا نفی وجوده ای لا رجل موجود

فیکون لا فی لا ریب فیه وامثالها لنفی جنس الریب والرفث والفسوق

والطاقة والتثریب والرجل والحول والقوة وان کان مفرغا متصلا

وراء الظرف وشبهه فالخبر المحذوف فیه هو المرکب الخاص فی

الزعم فیکون لا ھذہ لنفی الموصوف عن الجنس نحو لا خیر الا خیرک الی اٰخر

الامثال وان کان منقطعا فلینظر الی العکس والمنقطع فان کان احدھما

صفۃ یکون لا لنفی صفۃ الجنس دون الموصوف نحو لا الہ الا اللہ ای لا الہ

غیر اللہ فغیر اللہ صفۃ وقس علیہ عین اللہ فی الخبیثۃ فیکون من

قصر الموصوف علی الصفۃ ولان المحذوف فی المفرغ اذا وقع ظرفا

اوشبہہ نحو لا رجل الا فی الدار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ امران الاول

ما یتعلق بہ الظرف اوشبہہ وھو العام والثانی ھو المستثنی منہ

وھو المتعدد من المفرغ وشریکہ ای لا رجل کائن فی الدار و

غیرھا الا فی الدار فالقرینۃ علی المحذوف العام فقد القرینۃ علی

یکون لا لنفی الموصوف فی المفرغ
المتصل وراء الظرف وشبہہ

الخاص والساد مسده هو الظرف وشبهه والقرينة على المتعدد

الخاص هو الزعم السابق وقس عليه لا حول ولا قوة الا بالله ای لا حول

ولا قوة كائن بالله ونظيره الا بالله فظهر من التحقيق المذكور بطلان ما

قال الجامی قدس سره السامی فی خبر لا التی لنفی الجنس حيث قال

ای لنفی صفته اذ لا رجل قائم مثلا لنفی القيام عن الرجل دون نفی

الرجل نفسه انتهی وقال فی مقام الحذف يحذف خبر لا هذه حذفا

كثيرا اذا كان الخبر عاما كالموجود والحاصل لدلالة النفی عليه نحو

لا اله الا الله ای لا اله موجود الا الله انتهی فاعلم ان فی القولين المذكورين

غلطا من وجوه الاول انه اورد مثالا لنفی صفة الجنس من تلقاء نفسه

وحکم بانحصار نفی لا فی صفة الجنس ولم ینظر الی ابلغ الکلام

وهو کتاب الله العزیز العلام انه مملو من نفی الجنس بلا هذه

کما مر من الامثلة القرانیة اذ لا معنی لنفی الجنس الا نفی وجوده

والمقدر فی جمیع الامثلة المذکورة موجود ونحوه فلا هذه لنفی جنس

الریب والفسوق والجدال والاکراه والطاقة والتثریب دون

صفته والثانی ان لا هذه یکون لنفی موصوف الجنس ایضا نحو لا خیر

الا خیرك الی اخر الامثلة الاربعة والثالث مع انه خصص لا

لنفی صفة الجنس قد رموجودا فی لا اله الا الله ویدفیه جلی ان نفی

وجود لا اله المنکور هو نفی جنسه دون صفته والرابع تخصیص کثرة

حذف الخبر بالعام غلط محض اذ قد عرفت ان المحذوف فی جمیع المفرغات

الاربعة المذکورة فی لا خیر الی اخرها هو الخاص المتعدد من المفرغ

وشریکه فی الزعم بقرینة الزعم والخامس انه قال فی وجه حذف الخبر

العام لدلالة النفی علیه وجه البطلان ان کلمة لا موضوعة

لنفی خبرها عن اسمها مطلقا سواء کان عاما او خاصا مذکورا او

محذوفا لا ما زاد علی النفی کسائر ادوات النفی مثل ان ولیس وما

ولا المشبهتین بلیس فعموم المنفی او خصوصه او ذکره او حذفه

لیس مدلولا لها بالدلالات الثلث مطابقیا او تضمنیا او التزامیا

ولا مدلولا عقلیا او طبعیا فلا معنی لدلالة کلمة لا علی عموم المنفی او

خصوصه فظهر غلطهم او ذهولهم عن وجه كثرة حذف خبر

لا التي لنفي الجنس والا لم يتقع الجامي فيما وقع من الغلط الفاحش

بالوجوه الخمسة فانه اكبر الاكابر خلقا فالسلف لو ادركوا ما ذكرناه لا

الخلف ايضا اتباعا وتقليدا لهم فالصواب ان يقال ويحذف لقيام

قرينة وجوبا لسد شئ مسده لمثير الكثرة وجود العلة التامة للحذف

فاما انقطاع المفرغ فنقول المستثنى المنقطع لا يوجد الا في صورة

التقابل بين المنقطع وبين المستثنى منه فلابد للمنقطع من

توهم العكس نحو لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا الا حميما وغساقا فالحميم

والغساق منقطع لعدم دخول الحميم في وضع البرد وعدم دخول

الفساق في وضع الشراب للتقابل بين البرد والحميم وبين الشراب
والفساق ولا يخفى ان توهم العكس متحقق ههنا اذ المخاطب يتوهم
انهم يذوقون فيها بردا وشرابا ولا يذوقون حميما وغساقا كما هو حالهم
في الحيوة الدنيا فرد هذا العكس قلبا فقيل لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا
الا حميما وغساقا اى يذوقون حميما وغساقا وقس عليه ابى الظالمون
الا كفورا وان هذا الا ملك كريم وان هو الا وحي يوحى فانظر
ان كفورا وملك كريم ووحي يوحى لا يدخل في شكور وبشر وهوى
للتقابل فيكون مفرغا منقطعا واعلم ان المفرغ كما يكون متصلا وما محمد
الا رسول وما انتم الا بشر مثلنا كذلك يكون منقطعا ايضا مثل و

الی الظالمون الا کفورا وان ھذا الا ملک کریم وان ھو الا وحی یوحی وھل

کنت الا بشرا رسولا ای ھل کنت قادرا مثلہ سبحانہ الا بشرا رسولا

فبشرا رسولا لکونہ ضعیفا لورود خلق الانسان ضعیفا لا یدخل عند

الوھم فی قادر مثلہ سبحانہ للتضاد بین القدرۃ والضعف فیکون منقطعا

ولو ارید ھل کنت شیئا الا بشرا رسولا یلزم الکذب او اللغویۃ وھو محال

فی کلام الباری سبحانہ فیلزم ان یکون بشرا رسولا منقطعا وقس فظھر

من کلام الباری سبحانہ ان المفرغ کما یکون متصلا یکون منقطعا

ایضا کغیر المفرغ فانہ یکون متصلا ومنقطعا فبطل ما قال صاحب المسلم

فی بحث حصر الاستثناء اذ المفرغ متصل وکذا وقع فی بعض نسخ المسلم فی

دفع جواب الامدی ویدفع بانه مفرغ وکل مفرغ متصل انتهی

حاصله ان المفرغ یکون متصلا ولا یکون منقطعا والا لا یتم التقریب فظهر

غلط الاکابر فی اتصال المفرغ فقط ایضا والا لم یذهبوا الی ما ذهبوا

تقریر لا اله الا الله بعد تقریر الخبیثة وهی لا اله الا غیر الله اذ الاشیاء

تظهر باضدادها ای بمقابلاتها فنقول ان لا اله الا غیر الله یرجع الی

کلیتین متلازمتین فی الصدق الاولی لا اله الا الله ای لا شئ من

جنس الالهة الممکنة الله والثانیة کل اله من الالهة الممکنة غیر

الله وکل منهما متلازم فی الصدق فنقیض الاولی بعض الاله الله

ونقیض الثانیة بعض الاله لیس بغیر الله وکل من هذین النقیضین

متلازم فی الصدق ایضا ویرجع حاصل الخبیثة من عبارتها ودلالتها

الی لا موجود الا غیر الله ای لا موجود الله وکل موجود غیر الله ویعبر

بالفارسیة بہمہ غیر اوست وهذا زعم عکس الطیبة للمخاطب فرد هذا

العکس بقوله سبحانه لا اله الا الله ای لا اله غیر الله وکل اله الله

وبقوله سبحانه لا اله الا هو ولا اله الا انت ولا اله الا انا وما من

اله الا الله وانما الحکم اله واحد ای لا اله غیره وغیرك وغیری

وغیر الله الا هو والا انت الا انا والا الله وقوله سبحانه انما الحکم

من الالهة الممکنة اله واحد ای الله دون غیره سبحانه ویحصل

من الطیبة متلازمتان کلیتان فی الصدق ایضا الاولی لا شیء

من الاله ای من الالهة الممکنة بغیر الله والثانیة وکل اله من

الالهة الممکنة الله ونقیض الاولی بعض الاله غیر الله ونقیض الثانیة

بعض الاله لیس بالله ویرجع عبارتها ودلالتها الی لاموجود

الا الله ای لاموجود غیر الله الا الله وکل موجود الله ویعبر

عنه بالفارسیة ہمہ اوست وبالجملة ان المقدر فی الطیبة هو

غیر الله بقرینة الزعم وهو زعم العکس ویشهد علی هذا المحذوف

قوله سبحانه ما لکم من اله غیره اذ النفی یرجع الی توصیف

المنکور بغیره وتقییده به دون الموصوف والمقید المنکور والا

یلزم الکذب لوجود الموضوع من الالهة الکثیرة ویشهد ایضا

صراحة کلمة الغیر فی خبر لا التی لنفی الجنس فی قوله علیہ

السلام لا الہ غیرک ولو ارید نفی الالوھیة عن غیر اللہ کما زعموا الورد

ما لکم من الہ غیرہ ولا غیرک بالہ وبرھن اللہ سبحانہ علی نفی الغیریة بینہ

سبحانہ وبین المنکور ببراھین خمس الاول لو کان معہ الھة کما

یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا والثانی لو کان فیہما الھة

الا اللہ لفسدتا والثالث لو کان ھؤلاء الھة ما وردوھا والرابع

والخامس ما کان معہ من الہ اذا لذھب کل الہ بما خلق و

لعلا بعضھم علی بعض وظاھر ان ھذہ الادلة کلھا علی ھیئة القیاس

الاستثنائی فلا بد لھا من اشتمالھا علی المطلوب وھو لا الہ الا اللہ و

نقیضہ وھو بعض الالہ غیر اللہ ولا یشتمل شئ منہا علی المطلوب وھو

لا الہ الا اللہ ولا علی نقیضہ فلابد من التوجیہ المذکور فی الاستدلال

من المنکور والا اللہ حتی یرجع الی نقیض المطلوب ومن ترجیح المذکور

علی صریح نقیض المطلوب وھو بعض الالہ غیر اللہ ومن تحسین العدول

ھو الہۃ والا اللہ عن العدول عنہ وھو نقیض المطلوب بعض الالہ

غیر اللہ فنقول عدل عن بعض الالہ وھو موضوع نقیض المطلوب

الی جمع منکور غیر محصور لیحصل حسن التطابق والتناسب بین منکور

غیر محصور فی المدلول وھو لا الہ الا اللہ لدخولہ تحت حرف النفی

وبین منکور غیر محصور فی الاستدلال اذ التناسب امر اھم عند

البلغاء ولیدل علی ان المراد من المنکور الالهة الممکنة دون مطلق

الالهة او الواجبة فقط اذ الجمع الغیر المحصور لا یوجد الا فی الامکان

والواجب لوحدته بری من الکثرة فلا یصح ارادة اطلاق الالهة

وعمومها للامکان والوجوب والا یرد علیه منع علی الملازمة لا یرتفع

اصلا فورد لو کان فیهما الهة مقام بعض الاله الموضوع للنقیض

ثم عدل عن محموله وهو غیر الله الی الا الله لحصول البلاغة

اذ لفظ الغیر بین جمع منکور و بین الله کالاجنبی بین المحرمین

القرینین فیخل بالفصاحة واخلال الفصاحة یخل البلاغة ولفظ

الا کالقریب بین القرینین المحرمین فتحقق التحسین والترجیح

للمعدول فی الاستدلال علی المعدول عنہ فصدق المقول

المعروف کلام الملوک ملوک الکلام خصوصا کلام الملک

العزیز العلام فانہ ملک ملوک الکلام فورد لوکان فیہما الٰہۃ

الا اللہ مقام لوکان فیہما بعض الالٰہ غیر اللہ لو حرف الشرط

اختیر لو علی کلما الدلالۃ کلمۃ لو علی امتناع المفروض اولا

دون کلما وکلمۃ کان ناقصۃ لا تامۃ و الا یلغو تقدیم الظرف

علی المنکور وفیہما ظرف لغو متعلق بہا وبیان للواقع دون

الاحتراز اذ لوکان وراءہما الٰہ الا اللہ لفسدتا ایضا وسر التقیید

انہ لیس الاشتراک الا فیہما دون وراءہما اذ المکلف من الجن

والانس والالهة الممكنة فيهما دون وراءهما وقدم الظرف على المنكور

ليصح وقوعه مبتدا، كما فى نحو فى الدار رجل وليحصل قرب

التعلق فان قلت بتقدم الظرف على المنكور يحصل قرب التعلق بعامله

فلا يلغو التقدير على كونها تامة قلت قرب التعلق ينافى ولاء الفاعل

بفعله اذ الاصل ان يلى الفعل فولاء الفاعل بفعله اولى من ولاء المتعلق

بعامله فيلزم خلاف البلاغة فيلغو تقديم الظرف والهة مرفوع اسمها

والا الله خبرها اختير الناقصة لكونها اصلا و

اكثر استعمالا فى مقام الاستدلال كما لا يخفى وتنصيصا على التعرض

لنقيض المطلوب اصالة وتعليل الفساد بالتغاير لك بخلاف التامة

والعدول من النصب الى الرفع فی الا الله مع التناسب بما

قبله واصالة الرفع فی الخبر محلا لقطع الاستثناء وقلعه وقمعه ولیس

الرفع علی التوصیف علی ما توهم اذ علی التوصیف یدل علی نفی

الغیریة تبعا لا اصالة فلا یشتمل علی نقیض المطلوب المقصود اصالة

بالاستدلال وهذا العدول کالعدول فی قوله سبحانه بما

عاهد علیه الله من الکسر الی الضم لیدل العدول من الکسر

اللفظی علی العدول من الکسر المعنوی وهو النقض اذ المقام

مقام ترغیب الایفاء وتهدید النقض فالمقام یقتضی العدول

المذکور اذ الکسر یومی الی کسره ونقضه ای العهد والفتح لمجیئه

موضع الکسر یومی ایماء خفیفا الی الکسر ایضا فلا یلائم المقام بخلاف

الضم فانه یدل علی الجمع ای جمعه مع الابقاء فالعدول من النصب

الی الرفع ههنا یدل علی عدول الامن الحقیقة الی المجاز لوجوب

التعرض لنقیض المطلوب بخلاف النصب فانه کما یوید الخبریة

کذلک یقوی الاستثناء بل یوہم الوقوع فیما عنه الفرار من الاستثناء

لکونه حقیقة فیفوت التعرض المذکور فلا یبطل النقیض ولهذا

لم یجی قرأة النصب فی الا الله لاخلال فی اصل المطلوب و فی

بما عاهد علیهُ اللهَ جاء قرأة الکسر ایضا لعدم اخلاله فی اصل

المطلوب بل فی الملائمة وبهذا التحقیق علم بطلان قاعدتهما اذا

كانت تابعة لجمع منكور غير محصور وجه البطلان ان حمل الا
على الغير ههنا ليس الا لعدم استمال الدليل على نقيض المطلوب
على حملها على الاستثناء لا لكونها تابعة لجمع منكور غير محصور الخ اذ
لو قيل لو كان فيهما اللات الا الله لفسدتا لكفى في الاستدلال و
لكان الا محمولا على الغير لوقوعها مقام محمول النقيض مع انها
تابعة لواحد علم فالصواب ان يقال كما حملت الا عليها اذا
دلت عليه قرينة لا اذا كانت تابعة الخ ولا يخفى ان وقوع اللات
مقام الجمع المنكور الغير المحصور مخل بالفصاحة والبلاغة لخلوه
عن حسن التطابق بين المنكورين ولهذا اورد الجمع المنكور الغير المحصور

دون الواحد العلم وبالجملة ان حمل الا على الغير فى اية الاستدلال

لعدم اشتماله على نقيض المطلوب او عينه لو حملت الا على الاستثناء

والقرينة على المجاز امران الاول عقلى وهو عدم اشتمال الدليل

على المطلوب او نقيضه على الحقيقة ولابد له من احدهما والثانى

هو الرفع على الله اذ المستثنى لم يأت مرفوعا بعد الايجاب فالرفع

يرفع الامن الحقيقة الى المجاز وللرفع وجهان آخران الاول حصول

التناسب بين مابعد الا وما قبلها فى الرفع والثانى ان الرفع

اصل فى المبتداء والخبر محلا كما فى قوله سبحانه ان الله برى من

المشركين ورسوله فى قوله سبحانه مرفوع باعتبار محله اذ هو معطوف

علی اسم ان مع انہ منصوب لکنہ مرفوع محلا فان قلت ان

قولہ سبحانہ اذا لذھب کل الہ بما خلق یدل دلالۃ قطعیۃ

علی ان المراد من المنکور ھو الواجب دون الممکن اذ ذھاب کل

الہ بما خلق متفرع علی صدور الخلق وصدور الخلق لا یمکن من

الممکن اذ صدور الخلق شان الواجب حقیقۃ وکذا الابتغاء الی

ذی العرش سبیلا یدل دلالۃ قطعیۃ علی ان المراد من المنکور

ھو الواجب دون الممکن اذ الابتغاء الی ذی العرش الواجب لا یتصور

الا من الواجب اذ الممکن فی قبضۃ ید قدرتہ تعالی فکیف یبتغی

الیہ سبیلا قلت صدور الخلق من الالہ الممکن کجبرئیل علیہ السلام

فانه احیی عجلا حنیذا فی عهد الخلیل علیه السلام کما هو مروی

فی کتب السیر والتفاسیر وقد ورد فی الکتاب انی اخلق لکم من

الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله واحیی

الموتی باذن الله وقد روی فی صحیح البخاری ان دجالا یقتل

رجلا ثم یحییه ثم یقتله ثم یحییه ثم یقتله ولا یحییه ثالثا

والاحیاء هو الخلق وعیسی علیه السلام اله ممکن ولکن الدجال

واما جبرئیل فهو ایضا اله ممکن کما یفهم من قول عبد الله

ابن زبعری اذ جاء عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وقت

نزول انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون

فقال ابن الزبعری نحن نعبد الملائکة والنصاریٰ یعبدون عیسیٰ

علیه السلام فیلزم کون الملائکة وعیسیٰ علیهم السلام حصب

جهنم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اجهلك بلغة

قومك یا ابن الزبعری فان ما لغیر ذوی العقول ثم وردت

ایة اخریٰ الا الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ فالحاصل ان

الملائکة ایضا الهة ممکنة فیکون جبرئیل ایضا الها ممکنا

ویدل علی ما قلنا من صدور الخلق من بعض الممکنات

قوله سبحانه فتبارك الله احسن الخالقین اذ یدرك

منه ان الخالق کثیر لکن الله احسنهم ولیس المراد من الخا لقین

الواجبين اذ تعدد الواجب ممتنع فالمراد من الخالقين هم الالهة

الممكنة المذكورة من عیسے علیہ السلام ودجال علیہ ماعلیہ و

جبرئیل علیه السلام وغیرهم مما فی علم الله من الممکنات وسیاتی

جواب شبهة الابتغاء الی ذی العرش سبیلا فلنحرر وجه

الملازمة اعلم ان وجه الملازمات المذکورة وعلتها القریبة

هو لزوم عجزه سبحانه علی فرض التغائر ونشئ آخر من التمانع

والاختلاف وهو ظاهر اذ مع وجود القدرة الکاملة لله تعالی

لا یتصور شئ من الملازمات المذکورة اذ جمع المذکور الغیر المحصور

فی مقدم الادلة الاستثنائیة هو الجمع من الالهة الممکنة والممکن

باسرہ فی قبضۃ ید قدرتہ تعالی فکیف یبتغون الی ذی العرش سبیلا

والحکم القدرۃ علی التمانع والتخالف باللہ سبحانہ حتی یلزم فساد هما

او عدم ورودہم نار جہنم او ذہاب کل منہم بما خلق او علو بعضہم

علی بعض وہو ظاہر وباہر فلا بد من بیان وجہ لزوم العجز و

لنمہد اولا من تحریر وجہ الملازمات مقدمتین الاولی انہ

نذکر کلاما سریع الفہم ویسیر الدرک وہو انہ قد اتفق ارباب

العقول علی ان الواجب مقصور علی اللہ سبحانہ وبالعکس مصداقا

وقد ورد فی شانہ سبحانہ وہو بکل شیٔ محیط واللہ علی کل شیٔ

قدیر واللہ بکل شیٔ علیم واللہ واسع علیم ولیس کمثلہ شیٔ واللہ غنی

عن العالمين والله الغنى وأنتم الفقراء فلابد ان يكون الواجب كذالك

والا يبطل قصر الطرفين فظهر ان الواجب يكون محيطا بجميع الاشياء

ذاتا وعلما وقدرة ويكون ايضا عديم المثل والحاجة فيجب كون الواجب

بسيطا اذ التركيب يحتاج الى الجزئين او الاجزاء فلا يخلو عن الحاجة

والواجب برى من الحاجة فظهر بالمقابلة بين الواجب والممكن

ان الممكن يجب ان يكون ذا الحاجة والمثل فالوجود يكون عديم

المثل والحاجة اذ الوجود لا يماثل نفسه وجميع الاشياء كلا وجزأ

يحتاج الى الوجود دون العكس فثبت ان الوجود عديم المثل والحاجة

وهو محيط بجميع الاشياء ذاتا وعلما وقدرة وعلم ان الوجود هو حقيقته

سبحانہ لان اللہ سبحانہ قد مدح نفسہ وقال واللہ بکل شیٔ

محیط واللہ علی کل شیٔ قدیر واللہ بکل شیٔ علیم وھذہ

الاوصاف الخمسۃ من الاحاطۃ والعلم والقدرۃ وعدیم المثل والحاجۃ

لایتصور الا فی الوجود فعلم ان الوجود ھو الواجب لا غیرہ فان قلت

الواجب شیٔ یثبت لہ الوجوب فیکون مرکبا من شیٔ ومن الوجوب

والترکیب لایخلو من الحاجۃ فلا یکون الوجود المذکور واجبا قلت

ان الوجود وھو الذی یقابل العدم بسیط محض ومتصف

بامہات الصفات من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ والسمع

والبصر والکلام ولا یرتفع ولا یزول بساطتہ باتصافہ بھذہ

الصفات اذ هٰذه الصفات لاتزید علی ذات الوجود مثلا اذا

ترتب علی الوجود اثر الحیوة یقال انه حی واذا ترتب علیه الانکشاف

یکون علیما بالحضور وقس علیه سائر الصفات وقس علی امہات

الصفات صفة الوجوب فی عدم الزیادة فکما ان الحیٰوة والعلم

لایزید علی الوجود نفسه کذا الوجوب لایزید علی الوجود نفسه

والتقیید بالصفات المذکورة تقیید فی التعبیر والعنوان دون

المعبر عنه والمعنون فلم یلزم الترکیب فان قلت قد ظهر من التحقیق

المذکور ان الوجود المطلق هو حقیقته سبحانه وهو کلی طبعی ومن

المعقولات الثانیة لاوجود لها فی الخارج بل فی الذهن فقط فیلزم

ان لایکون اللہ سبحانہ موجودا فی الخارج قلت الوجود الذی

من المعقولات الثانیۃ ہو الوجود العام المعتبر باعتبار العموم و

کما زعمت غیر موجود فی الخارج لانہ مرکب من جزئین

احدہما موجود فی الخارج وہو الوجود و الثانی غیر موجود

فیہ وہو الاعتبار المذکور و المرکب من الموجود وغیر الموجود

غیر موجود کما ان المرکب من المستقل وغیر المستقل غیر مستقل و

الوجود الذی ہو حقیقتہ سبحانہ ہو الوجود المطلق مع قطع

النظر عن العموم والخصوص والتفصیل ان الاعتبارات الثلث

ای الشئ لا بشرط و بشرط امر و بشرط عدم امر یوجد فی کل من

الواجب والممکن والکلی والجزئی لکن الاعتبار الاول معقول

اول فی الواجب ومعقول ثان فی الممکن لانہ بمنزلۃ الجنس

فی الممکن والواجب بری من ان یکون جنسا لشئ مثلا الحیوان

لابشرط معقول وان لایوجد فی الخارج اصلا والحیوان بشرط

النطق وبشرط عدمہ یوجد فیہ کما فی زید وفرسہ وکذلک

زید لابشرط لایوجد فی الخارج وبشرط الکتابۃ وعدمہا موجود

فیہ والوجود لابشرط الذی ھو نقیض العدم لہ ایضا اعتبارات

ثلث الاول اعتبار مع قطع النظر عن اعتبار الخلق وھو فی ھذا

الاعتبار واجب واحد بسیط موجود فی الخارج متصف بامہات

الصفات وجمع للاضداد لیس کلا و لا یلزم الترکیب والاحتیاج

ولا جزأ اذ الجزء من حیث انه جزء لا یوجد بدون الکل للتضائف

ولا کلیا اذ الکلی جزء لافراده ولا جزئیا لانه هو الکل وهو فی هذا

الاعتبار جزئی ایضا باعتبار انه مفهوم یمنع فرض صدقه علی

کثیر ولیس بجزئی باعتبار ان الجزئی یکون مرکبا من الکلی و

التعین والثانی اعتباره مع الخلق وهو فی هذا الاعتبار

کثیر و کل وجزء وغیر موجود فی الخارج لانه مرکب من الموجود

وغیر الموجود والمرکب منهما غیر موجود لما مر والثالث اعتباره مع

عدم الخلق ولا مصداق له فی الواقع بالجملة الوجود لا بشرط

معقول اول فی الواجب ومعقول ثان فی الممکن ولولم یکن

معقولا اول فی الواجب لکان معقولا ثانیا وغیر موجود فی

الخارج وقد ثبت وجوده فی الخارج محیطا بجمیع الاشیاء فلا یلزم

کونه کلیا طبعیا ولا محدودا فی شی فظهر ان الوجود الذے

هو نقیض العدم واجب وبعد ثبوت وجوبه واحد ومع وجوبه

ووحدته متصف بامهات الصفات وجمع للاضداد وکونه

مجمعا للاضداد ومتصفا بالصفات المقابلات منشاء للظهور

بانتزاع الکثرة والتغایر الموهوم بمقتضے الارادة وتفصیله ان

الوجود الواجب الواحد البسیط اراد بنفسه فی نفسه اعتبار

تکرارہ الی مالایتناہی کمراتب الاعداد فالواحد قد تقرر عند ارباب

العقول انہ لاتعدد فیہ لقولھم فالحق ان الواحد لیس بعدد

فاذا اعتبر تکرار الواحد الذی ھو لیس بعدد مرۃ یصیر اثنین

واذا اعتبر تکرارہ مرتین یصیر ثلثۃ وقس الی مالایتناہی فمراتب

الاعداد من الاثنین الی مالایتناہی لیس فیہا تکرارہ الواحد بل

اعتبار تکرارہ فتعددہ ھو اعتبار تکرارہ ثم الوجود الواجب الواحد

اعتبر لوسعتہ فی نفسہ بنفسہ اتصافہ بالتقابل من التضاد

والتضائف والعدم والملائکہ والتقابل بین المتقابلات

من

یقتضی التغایر والتخالف والتکاثر بین المتقابلات کالسواد والبیا

والتوالد والعدم والملائکة لملئکة والتقدم والتاخر والجهات

الستة والجوهریة والعرضیة وقس الی ما لا یتناهی فالحاصل ان

الممکن لیس موجودا فی الواقع ونفس الامر بل فی الاعتبار فقط

ویدل علی ما قلنا قوله سبحانه الله خالق کل شیء وجه الدلالة

ان الخلق فی اللغة التقدیر کما فی القاموس والتقدیر هو الفرض

والفرض هو الاعتبار کما یفهم من قول الابر الممکن ما لا یلزم من

فرض وقوعه محال والفرض هو اعتبار شیٔ دون شیٔ فمعنی قوله

سبحانه الله خالق کل شیٔ الله معتبر کل شیٔ وکل شیٔ هو الممکنات

فوجوده الممکنات لیس الا فی الاعتبار الوجود الواجب الواحد

ولا یلزم من اعتبار تعدد الوجود الواجب فی نفسه تعدد الممکنات

فی نفس الامر کما ان الشمع الواحد فی الزجاج الکثیرۃ یری متعددا

ومتکثرا فی الوهم وواحد فی نفس الامر فالحق الحقیق ان التقسیم

المذکور بانضمام اعتبارات لابشرط وبشرط شیٔ وبشرط لاشیٔ فی

الوجود المطلق الواجب الواحد البسیط ایضا سفسطة کما

ذکرنا فی تقسیم الشیٔ الی الواجب والممکن والممتنع فی صدر

الرسالة وما ذکرنا من التفصیل والتردید والتقیید والاطلاق

فی الوجود انما هو لتفهیم المنکر المتوهم وتطبیق کلام الوحدة علی

اصطلاحات القوم والا ففی الواقع الوجود المطلق الموصوف

بامہات الصفات الان کما کان فی الاول قبل الخلق ولم یزد علیہ

شئ بعد الخلق الا اعتبار نفسہ بنفسہ فی نفسہ فظہر ما ذکرنا

من ان غیر الواجب باطل فی نفس الامر ولیس فی الوجود الا

الواجب کما یشہد علیہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصدق کلمۃ قالہا العرب قول لبید الا کل شئ ما

خلا اللہ باطل وعلیہ مبنی الملازمات المذکورۃ فی البراہین

علی التوحید المقدمۃ الثانیۃ ان تعلیق الحکم بالمشتق

او بما فی معناہ یدل علیہ الماخذ نحو قولہ سبحانہ السارق و

السارقۃ فاقطعوا ایدیہما ای لسرقتہما والزانیۃ والزانی فاجلدوا

کلواحد منہما مائۃ جلدۃ ای لزنائہما واقتلوا المشرکین حیث

وجدتموہم ای لاشراکہم فان کلا منہا صریح الفہم وسریع الدرک

بالتعلق فی ان علیۃ القطع والجلد والقتل ہی السرقۃ والزنا والاشراک

نعوذ باللہ منہا فاذا فرغنا من المقدمتین فلنشرع فی تحریر وجہ

الملازمات فنقول وباللہ التوفیق انہ قد علق اللہ سبحانہ لزوم

الفساد بالتغایر دون شئ اخر وظاہر جلی ان فسادہما لایلزم الا بعجزہ

سبحانہ وامکانہ فالکتاب المحکم البلیغ الخارج عن طاقۃ البشر و

ہو قولہ سبحانہ لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا لوخلی ونفسہ و

سد باب التاویل والرای والعیاذ باللہ منہما لدل دلالۃ قطعیۃ

على ان علة الفساد هو التغاير بين الالهة وبينه سبحانه لا شئ آخر

لتعليق الفساد بالتغاير المفهوم من الا الله اى غير الله اذ المفهوم من

المقدمة امور ثلثة كون المذكور مظروفا لها وكونه متعددا وكونه

غير الله سبحانه وكل من الاولين على خصوصية لا يقتضي الفساد

والا فسدتا بالفعل لوجود العلة فتعين ان التغاير فقط يقتضي

الفساد وجه الاقتضاء ان التغاير بينه سبحانه وبين الالهة يقتضي

ان لا يكون الله محيطا بهم ذاتا فيكون ناقصا ومحدودا وعاجزا

والنقص والحد والعجز من امارات الامكان وظاهر ان كل

شئ لا يئوده حفظ نفسه ويئوده حفظ غيره وعلى التقدير الغيرية

مع لوازمهما من النقص والحد والتجزی یوده سبحانه حفظهما فیلزم

فسادهما وقد قال الله تعالی ولا یئوده حفظهما والله علی کل قدیر

والله بکل شئ محیط وهو ظاهر وباهر بخلاف وحدة الوجود و

العینیة بین الواجب وبینهما اذ علی الوحدة الارض والسماء

نفسه وعینه سبحانه والشئ لا یئوده حفظ نفسه فتحقق

وحدة الوجود والعینیة بینه سبحانه وبین الالهة بعبارة

النص وبینه وبین العالم کله بدلالة النص ولنرجع الی

حاصل الاستدلال وهو انه لو تحقق التغائر بین الالهة الممکنة

وبینه سبحانه یلزم الفساد لکن الثانی باطل فکذا المقدم وهو

تحقق التغائر وبعبارة اخرى وهى ان علة الملازمات المذكورة

هى التمانع فالتمانع بين المذكور وبينه سبحانه لايخلو اما ان ينتهى

الى عجز البارى سبحانه اولا وعلى الثانى لايلزم الفساد وبطل

الملازمات من الانتفاء وعدم ورود الالهة نارجهنم وذهاب

كل بما خلق وعلو بعضهم على بعض فيلزم كذب كلامه سبحانه

فتعين الاول وهو العجز اذ على العجز تحقق الملازمات كلها فيصدق

كلامه سبحانه فعلم ان التغائر هو علة عجزه سبحانه فثبت ان

الملازمات كلها حجج قطعية وبراهين يقينية لا اقناعية اذ وجه

الملازمات كلها هو عجز البارى سبحانه اللازم للتغائر بينه سبحانه

وبین المنکور فظهر ان التمانع معلول للتجرد دون العکس اذ الاشیاء

الی ذی العرش سبیلا معلول لتجرده سبحانه دون العکس والاشیاء

هو التمانع او مستلزم له فبطل زعم الاکابر من ان علة الملازمات

هی التمانع وایضا ان التمانع والاختلاف بین الشیئین والتوافق

والاتفاق بینهما من عوارضهما لا من لوازمهما فالعارض لا یکون

علة لملازمة اللوازم وهو ظاهر وباهر فثبت التوحید بین المنکور

وبینه سبحانه عبارة بین وراء المنکور وبینه سبحانه دلالة

فثبت لا اله الا الله ای لا موجود الا الله فظهر من وجه الملازمة

وهو ان التغایر تقتضی امکانه سبحانه والامکان ماوی العجز نطلان

ماقال التفتازانی ان هذه الحجة اقناعیة اذ لواریدالفساد بالفعل

نمنع الملازمة لجواز الاتفاق بینهماولواریدالفساد بالقوة والامکان

لقوله سبحانه یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب انتہی

وجه البطلان انا نرید الفساد بالفعل اذ التغائر تقتضی امکانه

سبحانه والامکان ماوی العجز فیلزم الفساد بالفعل فسبحان الله

ان واھب العقول لم یتیسر له حجة قطعیة یقنع بالحجة الاقناعیة

وتیسر لارباب العقول حجج قطعیة وقس علیه قوله سبحانه لو

کان معه الھة کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا

ای یقولون انھم غیرالله لقولھم ھؤلاء شفعاء ناعندالله و

مانعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى وجه الابتغاء الى ذى

العرش سبيلا ان التغاير بين الاله الممكن و بينه سبحانه يقتضى

التماثل بينه سبحانه وبين الممكنات كلها فی امهات الصفات

والا يلزم الرجحان بلا مرجح فی وحدة الوجود اذ المرجح فی وحدة

الوجود متحقق وهو ارادة الواحد الباری سبحانه وبعد اتصاف

الاله الممكن بامهات الصفات كيف لا يبتغى الى ذى العرش سبيلا

اذ حب الرياسة مجبولة ومطبوعة فی كل شئ وقس عليه لوكان

هؤلاء الهة ماوردوها ای لوكان هؤلاء الهة غيرالله ماوردوها

والدال على تقييد المنكور بغيرالله امران الاول كون القياس

المذکور علی هیئة الاستثنائی ومن واجبات الاستثنائی

اشتماله علی المطلوب اونقیضه وظاهرانه لایشتمل علی شئے منهما

فلابد من تقیید المذکور لیصح الاستدلال والایبطل التقریب

والثانی ان المطلق یحمل علی المقید فی آیة الاستدلال الثانیة

وهو لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا فیجب تقریر غیر

الله ههنا ایضا فالتغایر بین الالهة الممکنة وبینه سبحانه

یقتضے التماثل بینهما فی الاتصاف بامهات الصفات وبعد

الاتصاف بامهات الصفات کیف لایمنعون عن ورود حجهم

لعجزه سبحانه وقس علیه لوکان معه من اله ای غیر الله

بالوجہین السابقین المذکورین اذا لذہب کل الہ بما خلق

ولعلی بعضہم علی بعض فثبت ان ہذہ البراہین الخمسۃ المذ کورۃ

منطبقۃ علی لا الہ الا اللہ ای لا موجود الا اللہ عبارۃ بعبارۃ

ودلالۃ بدلالۃ فظہر بہذا التحقیق ان العلۃ القریبۃ للملازمات

المذکورۃ فی الکتاب ہو لزوم عجز الباری والعلۃ المتوسطۃ

ہو امکانہ سبحانہ والعلۃ البعیدۃ وہی التغایر المفروض

بینہ سبحانہ وبین الالہ الممکن عبارۃ وبینہ سبحانہ و

بین العالم دلالۃ وظہر ایضا ان فی وجہ تعذر الاستثناء

فی الا اللہ ہو کون الدلیل علی ہیئۃ الاستثنائی وعدم

اشتماله على نقيض المطلوب واما وجه تعذر الاستثناء عند

الاكابر فهو عدم دخول ما بعد الا فيما قبلها مطلقا على الاتصال

وذلك لانه على خصوص المراد هو لزوم الفساد على الاستثناء فقط

اى على تقدير كونه سبحانه مستثنى من المنكور كما يدل عليه

الاستثناء ومراده سبحانه هو لزوم الفساد مطلقا سواء كان

سبحانه مستثنى وخارجا عنهم او لم يكن مستثنى عنهم بل

يكون احدا منهم وداخلا فيهم وظاهر ان كلا من الوجهين

المذكورين باطل لانه لا يخلو ان المراد من الجمع المنكور اما

الوجوب فيلزم دخول ما بعد الا فيما قبلها قطعا ويقينا فيكون

متصلا واما الامکان فثبت الانقطاع وعموم علة الفساد من التما نع

والاختلاف فی زعمهم یکفی فی دلالته علی عموم المراد المذکور

سواء کان المنکور جمعا او واحدا مظروفا بفیهما او وراءهما اذ

تقیید فیهما بیان للواقع دون الاحتراز عندهم فتقیید فیهما کما

لایضر فی عموم المراد کذلک الانقطاع لایضر فی عمومه ایضا

مثلا بمثل فبطل قاعدتهم اذا کانت تابعة لجمع منکور غیر

محصور وایضا لایوجد مادة اخری ولو واحدة لقاعدتهم

المذکورة بغیر هذا المثال فظهر غلط الاکابر فی لا اله الا

الله من وجوه ثلثة الاول حمل المنکور علی الواجب والثانی

تقدیر موجود او ممکن فی المفرغ والثالث اتصال المفرغ

وکذا ظهر غلطهم فی الادلة بوجوه الاول اختلاف حمل الاله

فی المدلول علی الواجب وفی الادلة علی الممکن وغفلتهم عن

بطلان التقریب علی الاختلاف المذکور وعدم ادراکهم

عن النداء رفیع الصوت من قوله سبحانه لوکان هؤلاء

الهة ما وردوها فانه ینادی بارفع صوت علی ان المراد

من هؤلاء هم الاصنام والالهة الممکنة دون غیرها

والثانی ان علة الملازمات هی التمانع والثالث

وجه تعذر الاستثناء فی الا الله هو عدم الدخول او

خُصُوصِ الْمُرَادِ وَالرَّابِعُ اَنَّ التَّقْيِيْدَ بِاِلَّا اللّٰهُ بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ

دون الاحتراز فان قلت ان قوله عليه السلام لا اله

غيرك وقوله سبحانه ما لكم من اله غيره معارض بما

ورد وهو حی لا يموت لا تاخذه سنة ولا نوم وهو يطعم

ولا يطعم ولم يلد ولم يولد فالاول كما انه نص ای

مسوق فی نفی الغيرية عن المذكور فكذا الوارد نص ای

مسوق فی نفی العينية بينه سبحانه وبين الموصوف

بالموت والسنة والنوم وكونه مطعما على المفعول و

والد او مولودا وايضا معارض بصريح الغيرية بقوله

سبحانه افغیر الله تامرونی اعبد ایها الجاهلون افغیر

الله ابغی ربا وهو رب کل شیٔ افغیر الله اتخذ ولیا

فاطر السموات وقوله سبحانه من دونی ومن دونه

ومن دون الله ای من غیری ومن غیره ومن غیر الله

فهذه الاقوال کلها تدل دلالة قطعیة علی ان المنکور

غیر الله سبحانه قلت المراد من سلب الصفات المذکورة

ان الله سبحانه لیس بمنحصر فیها لان الموت والسنة و

النوم والمطعمیة علی المفعول والوالدیة والمولودیة

مختص بالانواع الثلث من الجن والانس والحیوان فاتصافه

سبحانه بهذه الاوصاف یوهم انحصاره سبحانه فی

الانواع الثلث فیلزم التغایر بینه سبحانه وبین غیره کالملک

والافلاک التسعة والعناصر الاربع ومایترکب منهما من

غیر الانواع الثلث من الاشجار والاحجار وغیرهما فیلزم الوقوع

فیما عنه الفرار فورد النفی عن الاتصاف بهذه الاوصاف

لئلا یلزم الوقوع فیما عنه الفرار لا لانه سبحانه غیر المیت

وغیر ماخوذ السنة والنوم والمطعم علی المفعول وغیر

الوالد والمولود تغایرا حقیقیا فالمراد انه حی لا ینحصر فی

من یموت او فی من تاخذه سنة او نوم او یطعم علی المجهول

ویلد و یولد ذکر الملزوم وارادة اللازم فان قلت

ان التاویل بذکر الملزوم وارادة اللازم تفسیر بالرای

وقد ورد الوعید الشدید علی من یفسر القران بالرای

قلت ان ذکر الملزوم وارادة اللازم المذکور تفسیر للقران

بالقران اذ قد ورد النفی عن الغیریة بینه سبحانه و

بین المنکور بلا اله الا الله ای لا اله غیر الله الا الله موافقا

لقوله سبحانه ما لکم من اله غیره وقوله علیه السلام لا اله

غیرک وبرهن علی نفی الغیریة بینه سبحانه وبین المنکور

عبارة وبینه وبین سائر الاشیاء دلالة ببراهین خمس و

البراهين الخمس بحكمه كما بينا على تفسير الوارد بذكر

الملزوم وارادة اللازم المزبور اذ لم يبرهن على نفي العينية

بينه سبحانه وبين هذه الاوصاف من الموت الى اخرها

فما لم يبرهن عليه من نفي العينيه يجب تاويله الى ما برهن

عليه من نفي الغيرية دفعا للتناقض والقرينة على المجاز من

ذكر الملزوم وارادة اللازم تعذر الحقيقة كما في جرى

الميزاب وصام نهاره وقام ليله فكما ان تعذر الحقيقة في

جرى الميزاب وصام وقام مشاهد بعين البصارة كذلك

تعذر الحقيقة في الوارد المذكور وهي ارادة الملزوم دون

اللزوم مشاهد بعين البصيرة اذ العقل يعاين ان التغاير

بين العالم كلا او جزءا وبينه سبحانه يقتضي امكان

الطرفين وامكانهما يقتضي عجزهما والعياذ بالله من عجزه

سبحانه والجواب مما اتيت من الاقوال الدالة على صريح

الغيرية ان هذه الاقوال ليس نصا في التفرقة والتغاير

اذ غير الله ودونه ودون الله تركيب اضافي وقع مفعولا

او متعلقا فلا يكون نصا اذ لا بد للنص من كلام تام والكلام

التام ههنا قد سيق في انكار عبادة الغير الوهمي واتخاذه

وليا او لغيره ربا وهو المقيد فلا يصلح للمعارضة بالكلام التام

المبرهن عليه وهو قوله لا اله غيرك او ما لكم من اله

غيره فمعنى قوله سبحانه افغير الله زعما واعتبارا دون نفس

الامر والواقع دفعا للتناقض والتعارض تامرونی اعبد ایها

الجاهلون وجه الجهل ان عبادة غير الله زعما واعتبارا عبادة

المقيد وعبادته يوهم انحصار المطلق فى المقيد فيلزم منه

ان غير المقيد من سائر الاشياء غير المطلق وهو الله سبحانه

فيلزم الوقوع فيما عنه الفرار وهو الاشراك بالله فی زعم

الخلق فيكون اضلالا نعوذ بالله وقس عليه معنی وراءه

من الاقوال المذكورة فان قلت قد زعمت ان الوجود لا ينفك

عن نفسه ضرورة واما تشخصه فهو يزول وينفك عن الوجود

ويأتي مقام التشخص الاول تشخص اخر فزيد اذا مات

وصار ترابا صار معدوما محضا لانتفاء وجوده وتشخصه معا

فيلزم انفكاك الوجود عن نفسه كانفكاك التشخص عن

الوجود فكيف يكون واجبا قلت ان زيدا مثلا خلق من ماء

دافق وهو النطفة فالنطفة في الرحم يصير علقة ثم مضغة

ثم عظاما ثم يكسى العظام لحما ثم يصير صبيا ثم شابا ثم

شيخا ثم ميتا ثم رميما فانظر نظر الانصاف ان وجود النطفة

هل يصير عدما محضا فهذه الانقلابات انما وردت على وجود

النطفة فالتغير و التبديل لم يات على وجودها بل على

تعينه وتشخصه اذ تعين النطفة وتشخصها تبدل بصورة

العلقة ثم و ثم الى اخر الانقلابات بل الى ما لا يتناهى فى

علم الله وايضا ان النطفة كان فى صلب ابيه وصورته و

ابوه فى صورة ابيه الى ادم عليه السلام وادم كان فى

صورة التراب ثم و ثم الى ما لا يتناهى فى علم الله بل الى

الازل فظهر ان الوجود مع قطع النظر عن تشخصه مطلقا

غير منفك عن نفسه وهو الوجود والزوال والانفكاك انما

ورد على التشخص القائم بالوجود فتحقق ان الوجوب

عبارة عن عدم انفکاک الوجود عن نفسه والامکان

عبارة عن جواز انفکاک الوجود المتشخص عن نفسه فوجود

العالم مع قطع النظر عن تشخصه واجب اذ هو لا ینفک عن

نفسه ضرورة ووجوده مع تشخصه ممکن ای منفک عن

نفسه بانفکاک احد جزئیه وهو التشخص فثبت وحدة

الوجود بین الواجب والممکن فوحدتهما لها نظیران احدهما

وحدة المعلوم والعلم فالصورة الحاصلة من حیث قیامها

بالذهن علم ومع قطع النظر عن القیام معلوم والثانی کوحدة

الهیولی والصور الاربع فی العناصر الاربع عند الفلاسفة فکما

ان هیولی العناصر الاربع واحدۃ بالتشخص متلبسۃ
بالبسۃ عناصر الاربع مع انہ لاقدح فی وحدتھا عندھم
کک وجودہ سبحانہ جامع لجمیع صور الانواع العالم فلا
قدح فی وحدتہ فی نفس الامر الا ان الفلاسفۃ غلطوا فی
انحصار وحدۃ الھیولی فی العناصر الاربع دون غیرھا اذ
لم یتنبھوا علی ان ھیولی الممکنات عقولا واجساما واحدۃ
بالتشخص وھو الواجب الوجود الواحد البسیط فان مادۃ جمیع
العالم وھیولاہ ھو الوجود البسیط لا غیرہ ویدل علی ما قلنا
من ان مادۃ جمیع الممکنات ھو الوجود البسیط دون شئ اخر

قوله سبحانه الله خالق کل شئ وجه الدلالة ان کل

شئ لا یتصور وجوده بدون تعدده وتکرره وکثرته و

تغایره وتقابله بالمتقابلات الثلث فمعناه ای هو معتبر کل

شئ وتعدده وتکثره وتکرره وتغائره وتقابله فیدخل جمیع

الامور المذکورة من الشئ وتعدده وغیره من التکرر والتکثر و

التغائر والتقابل فی الاعتبار دون نفس الامر فالحاصل ان التعدد

والتکرر والتکثر والتغائر والتقابل لیس فی الوجود فی نفس

الامر والواقع فالواقع ونفس الامر هو الوجود البسیط الکبیر

المتعال والواسع العلیم فلا عرش فی نفس الامر بل فی الاعتبار

وعلیہ یدل قولہ سبحانہ انی وجہت وجہی للذی فطر

السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ای وجہت

الی الذی اعتبر السموات والارض حنیفا ای مائلا من

الباطل وھو توھم وجود الاشیاء فی نفس الامر دون الاعتبار

الی الحق وھو ان الوجود للہ سبحانہ فقط دون غیرہ من

السماء والارض من سائر الممکنات فان وجودھا فی الاعتبار

فقط دون نفس الامر وما انا من المشرکین الذین یزعمون

ان الوجود مشترک بین اللہ سبحانہ وبین الممکنات بل انا

من الموحدین الذین اتفقوا ان الوجود ھو اللہ سبحانہ فقط

لا غیرہ وهم الانبیاء علیهم السلام والصلوة وعلیه یشهد

العقل ایضا اذ الوجود والعدم نقیضان فالوجود لا یخرج

نفسه الی العدم والعدم لا یخرج نفسه الی الوجود ایضا

والا یلزم انقلاب الحقیقة وهو باطل عند العقل فلا یکون

الممکن موجودا حقیقة والا یلزم خروج العدم الی الوجود

وهو انقلاب الحقیقة وظهران تاثیر الوجود لیس الا فرضا

واعتبارا فی نفسه فقط وقد اثبتنا ان الوجود بسیط فهو

واجب من بساطته ووجوبه یلزم نفی الترکیب و

التعدد ولا یلزم من نفیهما کبره ووسعه وقد قال الله

تعالی وهو الکبیر المتعال وهو واسع علیم فیلزم کون الوجود

غیر محدود وغیر متناہ ولا یلزم من نفی التناہی والحد فی نفس

الامر نفی اعتبارهما فی الاعتبار فالوجود لکونه کبیرا او واسعا

یعتبر فی نفسه بنفسه اعتبار التناہی والحد والتعدد

والتکثر والتکرر والتغایر والتقابل فی الاعتبار فظہر التناہی

والتحدد والتکثر والتکرر والتغایر والتقابل فی الاعتبار

دون نفس الامر فثبت لا اله الا الله ای لا موجود الا الله

فی نفس الامر وظہر ایضا هو الاول والآخر والظاهر و

الباطن وهو بکل شئ علیم فبعد ثبوت وحدة الوجود و

وجوبہ تحقق ان وجود الممکنات وظہور حقائق الموجودات

واتصافہا بالتعدد والتکثر والتغایر والتقابل لیس الا فی

الاعتبار ثم الاعتبار علی وجہین احدہما اعتبار واقعی غیر

موجود فی الخارج ہو ما کان منشاہ واقعیا کالزوجیۃ للاربعۃ

والثانی اعتبار اختراعی غیر موجود فی الواقع ہو ما لا یکون

منشاء ہ واقعیا بل اختراعیا محضا کالزوجیۃ للخمسۃ فوجود

الممکنات الذی اعتبرہ الواجب فی نفسہ بنفسہ اعتباری

واقعی غیر موجود فی الخارج ای معدوم فیہ لکنہ مع معدومیتہ

باقتضاء الحکمۃ والمشیۃ یری موجودا فی الخارج ویعبر عنہ

فی الفارسیة نمود بی بود و ذلک صنع الله الذی اتقن کل شیٔ

و التغایر الذی اخترعه اوهامنا بینه سبحانه و بین العالم و

کذا التغایر الموجودات فیما بینهم اعتباری اختراعی محض لا وجود

له فی الواقع ولا فی الخارج اذ منشاءه وهو کثرة الممکنات

المتغائرة لیس بواقعی کزوجیة الخمسه وکسراب بقیعة

یحسبه الظمان ماء اعلم ان ماتوهم ان التاویل فی

المنکور بالوجوب او ما یئول الیه وتقدیر موجود امر مجمع

علیه وقد ورد لا یجتمع امتی علی الضلالة وعلیکم بالسواد

الاعظم فمدفوع بانه لابد للاجماع من امرین الاول کون

الامر المجمع علیه امرا شرعیا والثانی اتفاق اهل الحل والعقد

علیه فی عصر واحد اوازمنة متقاربة اما التاویل فقوله لا اله

الا الله محکم والمحکم یابی عن التاویل واما تقدیر موجود

لیس بامر شرعی بل خلاف حکم شرعی اذ الشرع الشریف یکذبه

بقوله علیه السلام لا اله غیرك وقوله سبحانه ما لکم

من اله غیره والبراهین الخمس واما الامر الثانی وهو الاتفاق

فلم یثبت ایضا اذ لم یتفقوا علی التاویل والتقدیر فی عصر

واحد اوازمنة متقاربة کاتفاقهم علی خلافة ابی بکر

رضی الله عنه بل هو تقلید محض کتقلید النعاج بعضهم.

لبعض وكتقليد النصارى بعضهم لبعض على التثليث والعياذ بالله

اذ اول الاكابر لما توهم ان ظاهر ما يدل عليه لا اله الا الله من

التوحيد والعينية بين المنكور وبينه سبحانه خلاف ما حكم

به سلطان القوى اذ الممكن لا يصير واجبا وبالعكس الا بعد

انقلاب احدهما الى الآخر وظاهر ان انقلاب الحقيقة محال صرف

لا اله الا الله من ظاهره الى ما حكم به سلطان القوى من

التاويل المذكور والتقدير المزبور ثم جاء آخر واستحسن

التاويل والتقدير فقلده ثم آخر فآخر وهلم جرا الى ان

توهموا ان التاويل والتقدير المذكور امر مجمع عليه فهذا

ای ظاھر لا الہ الا اللہ ھو وقار ورۃ کسرت فی الاسلام

بالتاویل والتوجیہ والعرف من الظاھر الی ماذھبوا

الیہ والعیاذ باللہ من ذلک فان قلت ھل یجوز اظھار الوحدۃ

عند العوام مع انھم لا یفھمونھا کما ھو حقھا ویتساھلون

ویترکون الاحکام من الصلوۃ والصوم وغیرھا وفیہ انفتاح باب

الحاد واباحۃ الشرور والفساد والمداھنۃ فی امتثال الشرائع

وقد ورد انہ اذا ذکر القدر فامسکوا واذا ذکر

اصحابی فامسکوا الی اخرہ ومعلوم علی ان التفتیش والتفصیل

والتحقیق فی امثال ھذہ المسائل دقیق مجر الی الضلال و

ھل یجوز اظھار الوحدۃ عند العوام

الاضلال وایضا التوحید سر وافشاء السر حرام قلت سبحان

الله أنتم اعلم ام الله فانه سبحانه اظهر التوحید بلا اله الا الله

علی اهل اللسان وهم ادرکوا ما هو المراد منه لقوله تعالی

حکایة منهم اجعل الآلهة الها واحدا الخ واذا قیل لهم لا اله

الا الله یستکبرون الخ ولم یبال هذا الوهم اذ قد بعث

جمیع الانبیاء علیهم السلام بکلمة التوحید فقد اظهر سبحانه

التوحید باظهار المعجزات واستدل علیه بالدلایل وملاء

کتابه بالتهدیدات والحاق العار علی المنکر بالقتل والاسر

واباحة النساء فی الدنیا وخلود العذاب فی الآخرة بخلاف

ضابطه اظهار وکتمان اسرار

ما امر فيه بالامساك عنه كالقدر واصحاب رسول الله صلى

الله عليه وسلم وغيرهما فانه ليس بمثابة التوحيد فيكون قياس

التوحيد على القدر وغيره فى الامساك قياسا مع الفارق

والضابطة فى معرفة السر الذى يجب كتمانه او اعلانه اقامة

البرهان او عدمها فالذى اقيم عليه البرهان يحل اظهاره

بل يثاب عليه والا ايلغوا اقامة البرهان فان اقامة البرهان

ليست الا للتفهيم والتعليم وكل منهما ليس الا لاظهار الحق و

اعلانه لا لكتمانه واخفائه وما لم يقم عليه برهان وكان سرا

دقيقا عسيرا ادراكه يحرم افشاءه ويجب كتمانه فانظر ان لا اله

الا الله من ماهو هل اقیم علیه البرهان ام لا فتامل وقد

اظهر النبی صلے الله علیه وسلم التوحید اظهارا بینا مقسما

علیه حیث قال والذی نفس محمد صلعم بیده لو دلیتم بحبل

الی الارض السفلے لهبط علی الله ثم قرء هو الاول والاخر

والظاهر والباطن وهو بکل شئ علیم فانه عبر من الارض

السفلے بالله فثبت اولا التوحید بین الارض السفلی وبینه

سبحانه عبارة وبین ورایها وبینه سبحانه دلالة وثبت ثانیا

عبارة وصراحة بالاستشهاد فهٰذا هو اظهار التوحید لا اخفاء

ولا یلغو الاقسام بالذی نفس محمد صلعم بیده ولا الاستشهاد بان

مرء هو الاول والاخر الخ واما تاویل الترمذی لهبط علی علم الله

وقدرته وسلطانه فهو باطل اما اولا فلانه لوکان مراده صلی

الله علیه وسلم هذا التاویل المذکور لما اقسم علیه لان المخاطب

یعلم ان الله سبحانه عالم بالارض السفلی لانها مخلوقة له سبحانه

وقادر علیه وحاکم علیه فیلغو الاقسام علی هذا المراد اذ القسم

یقتضی شدة انکار المخاطب للمقسم علیه او تنزیله منزلتها والمخاطب

یقر ویعترف بهذا المراد لا ینکره فضلا عن شدید الانکار فیلغو

القسم بخلاف الحینیة المفهومة بین الله سبحانه وبین الارض

السفلی عبارة وبینه سبحانه وبین سائر الاشیاء دلالة فانه مستبعد

ویلزم المخاطب شدید الانکار فوقع القسم موقعه واما ثانیا

فلانه لو کان مراده صلعم التاویل المذکور لاستشهد علیه

بان قرء وهو بکل شئ علیم وهو علی کل شئ قدیر والله غالب

علی امره دون ان قرء هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو

بکل شئ علیم فالحاصل ان التاویل المذکور یبطل الاقسام الذی

والاستشهاد المذکور وایضا یشهد علی ما قلنا من جواز الاظهار

والاعلان قول المؤذن جهرا بامر الشارع فی عهد النبی صلی

الله علیه وسلم علی رؤس الاشهاد من الصحابة رضوان الله علیهم

اجمعین اشهد ان لا اله الا الله الا الله فان الصحابة رضوان الله

ویشیر ایضا الی جواز الاعلان قول المؤذن جهرا اشهد ان لا اله الا الله

علیہم کانوا اہل اللسان ادرکوا ما ہو المراد من لا الٰہ الا اللہ ثم

کادراک غیرہم من المشرکین ما ہو المراد منہ لقولہم اجعل الالٰہۃ

الٰہا واحدا فاتضح الاظہار والاعلان  بازگو اسرار رمز مرسلین

آشکارا بہ کہ پنہان ذکر دین  عشق خواہد کین سخن بیرون بود  آینہ غماز نبود

چون بود  ولنذکر اجمال تفصیل ما ذکرنا فی تحقیق لا الٰہ الا اللہ

مع الادلۃ فنقول اولا المقدر فی لا الٰہ الا اللہ ہو غیر اللہ دون

موجود او ممکن بوجوہ الاول قرینۃ الزعم وہی زعم العکس اذ المخاطب

یزعم لا الٰہ غیر اللہ فرد ہذا العکس بانقلب وہو لا الٰہ الا اللہ والثانی

دلالۃ قولہ سبحانہ ما لکم من الٰہ غیرہ فی مواضع عدیدۃ من الکتاب

اعلم انفصل یا فرقۃ محققیق لا الٰہ الا اللہ

علی نفی الغیر صراحۃ والثالث صریح نفی الغیر فی قولہ علیہ

السلام لا الہ غیرک والرابع تقیید المنکور بالا اللہ بمعنی غیر اللہ

فی الادلۃ نحو لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا ایضا ان علۃ

الملازمات المذکورۃ فی الکتاب اولا ہی التغائر المفروض بینہ

سبحانہ وبین المنکور الممکن وثانیا ان التغائر یقتضی امکانہ سبحانہ

وثالثا ان امکانہ سبحانہ یستلزم عجزہ سبحانہ والعیاذ باللہ من

ذلک وبہذا التحقیق اندفع ما تحیر فیہ فحول العلماء واکابرہم

من ان فی کلمۃ التوحید اشکالا مشہورا فالمقدر اما الموجود

فلا یلزم منہ کذا واما الامکان فلا یلزم منہ کذا وجاب او لا

عن فلان وثانیا عن فلان وثالثا ان المقدر فی کلمة التوحید

هو غیر الله دون موجود او ممکن فارتفع واستوصل مبنی

الاشکال وهو موجود او ممکن فعلم ان تقدیر موجود او ممکن بناء

فاسد والاشکال المشهور بناء فاسد علی فاسد والاجوبة

کلها بناء فاسد علی فاسد ای کمان وتیر ها بر ساخته

صید نزدیک وتو دور انداخته عقل در شرحش چو خر در گل بخفت شرح

عشق وعاشقی هم عشق گفت وانما ذهب الاکابر الی تقدیر موجود

او ممکن دون غیره لجعلهم اوهامهم ائمة ونبذوا قوله سبحانه

ما لکم من اله غیره فی مواضع عدیدة من الکتاب وقوله

انما ذهب الاکابر الی التقدیر موجود لنسبتین

علیه السلام لا الہ غیرک وراء ھم ظہریا وحملوا قولہ سبحانہ

الا اللہ ای غیر اللہ فی قولہ لوکان فیہما آلھۃ الا اللہ لفسدتا

علی بیان الواقع دون الاحتراز وائمتھم وھم اوھامھم حکموا

بامرین الاول ان المنظور للہ سبحانہ من لا الہ الا اللہ دفع

زعم وجود شریکہ سبحانہ وظاہر ان الممکن لیس بشریک للہ

سبحانہ فوجب حمل المنکور علی الواجب وتقدیر موجودا و

ممکن اذ تقدیر غیر اللہ یستلزم الکذب بداھۃ سواء ارید

من المنکور الالٰہ الممکن کالاصنام وغیرہم لصدق نقیضہ

اذ کل ممکن غیر اللہ والا یلزم الانقلاب او الواجب ای لا واجب

غیر اللہ فانہ حینئذ یفہم عنہ کثرۃ وجود الواجب لوقوع

المنکور فی سیاق النفی و بعد کثرۃ وجود الواجب فرضا

کیف یصح نفی الغیریۃ بینہم وبین اللہ سبحانہ وتقدیر غیر

اللہ یخصص المنکور بالامکان اذ الواجب بعد فرض تعدد

وجودہ یکون غیر اللہ سبحانہ فتقدیر غیر اللہ یستلزم

کذب لا الہ الا اللہ ای لا واجب غیر اللہ الا اللہ وھو کاذب

لصدق نقیضہ فی ضمن الکلیۃ اذ کل واجب بعد

فرض وجودہ یکون غیر اللہ والثانی ان الملازمات المذکورۃ

فی الکتاب یحکم حکما بینا بان المراد من المنکور المذکور فیہا الواجب

اذ علة الملازمات المذكورة فی زعم ائمتهم هی التمانع ولایتصور

المانع بین الممکن وبینه سبحانه اذ الممکن باسره فی قبضة ید

قدرته سبحانه فکیف یمانعه سبحانه فلهذین الشبهتین ذهبوا

الی تقدیر موجود او ممکن دون غیره والجواب عن الشبهتین

انه قد عرفت ان التغائر بین الممکن وبینه سبحانه یقتضی امکانه

سبحانه اولا ویقتضی اتصاف الممکن بامهات الصفات ثانیا و

الممکن بعد اتصافه بامهات الصفات لامانع له من التمانع

بینه وبین الله سبحانه لکونه سبحانه ممکنا ایضا وکل ممکن

عاجز فلا یکون الممکن فی قبضة ید قدرته سبحانه لانه سبحانه

والجواب عن الشبهتین

ممكن ايضا فرضا مثلا بمثل وظهر ايضا ان الشريك لله في

الوجود سواء كان الشريك واجبا او ممكنا لا يكون الا ممكنا اذ تعدد

الواجب يقتضي امكان كل واجب لان تعدد الواجب يستلزم

المثلية بينهما والمثلية من لوازم الامكان دون الوجوب وكذا

سقط ما قال ابن كمال باشا في حاشيته على التلويح اعلم

ان الاستثناء في كلمة التوحيد لا يجوز ان يكون مفرغا بان يكون

الخبر المحذوف عاما كموجود او في الوجود ويكون الا الله واقعا

موقعه كما وقع الا زيد موقع الفاعل نحو ما جاءني الا زيد

لان المعنى على نفي الوجود عن اله سوى الله تعالى وهو انما

بطلان قول ابن کمال باشا

يحصل اذا جعل الاستثناء بدلا عن اسم لا على المحل اذ ح
يقع الاستثناء موقع اسم لا فيكون خبر لا خبر اله فيبقى الوجود عن
اله سوى الله تعالى كما هو المطلوب الا على نفى تغائر الله سبحانه
عن كل اله وهو الذى يفيده الاستثناء المفرغ لانه لما قام مقام
الخبر كان القصد الى نفيه فيفيد نفى مغائرته تعالى عن كل
اله ولا يحصل به التوحيد كما لا يخفى انتهى وجه السقوط
ان جعل الاستثناء بدلا عن اسم لا على المحل وكونه مفرغا واقعا
موقع خبر محذوف عام كموجود كما وقع الا زيد موقع
الفاعل فى نحو ما جاء نى الا زيد متساوى الاقدام فى الدلالة

على نفى الوجود عن اله سوى الله فيكون الجعل المذكور كحك

الوجه باليد المعكوسة اذ لا يدل شئ من الاستبدال المذكور

او التفريع عن مقدر وهو الوجود او فى الوجود على نفى مغائرة

الله سبحانه عن كل اله ولا يدل على نفى المغايرة بينه سبحانه

وبين المنكور الا تقدير غير الله فى المحذوف دون موجود

او فى الوجود وقوله لانه لما قام مقام الخبر كان القصد الى

نفيه فيفيد نفى مغايرته الخ باطل اذ الاستثناء مطلقا مفرغا

كان او غيره لا يكون القصد الى مطابقته بالمستثنى منه نفيا و

ايجابا بل الى العكس وكذا اسقط ما قال رئيس العلماء شرقا وغربا.

نفسا وابا وجدا اعنی مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ وتدست

اسرار آبائہ فی رسالۃ التوحید حیث قال وسید الطائفہ جنید

بغدادی قدس سرہ فرمودند کہ علمنا ھذا مقید بالکتاب و

السنۃ یعنی ما مردم کہ صوفیہ ایم اینکہ از کشف حاصل است مقید بکتاب وسنت

است وکتاب وسنت مؤید اوست وتائید کتاب وسنت ظاہر است ازان جملہ

کلمہ توحید است لا الہ الا اللہ چہ معنی متبادر بلا تاویل آن نست کہ ہیچ الہ موجود نیست

مگر اللہ پس ازان لازم است کہ ہر چیز کہ الہ است عین اللہ است والہ عبارت از

معبود است ومعبود در لغت عبارت است ازانکہ پیش وی کسی متذلل شود و نیست

موجودی کہ پیش وی موجود آخر متذلل نیست پس لازم آمد کہ ہر موجود عین اللہ است کہ

دروی ظاہر است اگرچہ عابد از راہ حماقت نداند و متکلمان در کلمہ توحید تاویل میکنند

باینوجہ کہ نیست الہ حق کہ شرع اجازت دادہ باشد بعبادت آن موجود مگر اللہ پس اگر باطل

کہ شرع اجازت ندادہ است بعبادت آن موجود باشد مضائقہ ندارد و نفہمیدہ اند

کہ این تاویل بعید محض است عبادت بران دلالت ندارد خصوص در بندو خطاب انتہی

وجہ السقوط انہ بعد تقدیر موجود فی الا اللہ لا یثبت المغایرۃ

بینہ سبحانہ وبین المنکور فضلا عن اللزوم کما یفہم من قولہ

کہ معنی متبادر بلا تاویل آنست الخ اذ لا فارق بین لا الہ موجود الا

اللہ وبین کل الہ معدوم الا اللہ فانہم من کل ان کل الہ

معدوم عدما محضا واللہ سبحانہ موجود وجودا محضا فلا یفہم

العينيه بينهما وايضا لوكانت العينية مفهومة بعد تقدير

موجود لا دركه الاكابر السلف وما قال ومعبود در لغت عبارت

است از انکه الخ مواخذ اولا بطلب النقل عن كتب اللغة

وثانيا باستشهاد المحاورة فى كلام العرب نعم ان التذلل

لازم معنى العابد اذ كل عابد متذلل وكل معبود متعزز

واللازم مجاز ولا يرجع اليه الا عند تعذر الحقيقة ولا

تعذر للحقيقة ههنا كما ذكرنا وكذا اسقط ما قال الشيخ

محب الله اله ابادى فى اثبات العينية بينه سبحانه وبين

جميع الاشياء من ان المراد بالله هو الموجود بعلاقة ان الا له

لابد ان یکون موجودا فذکر الملزوم ای الا اله واریدا للازم

وهو الموجود فیکون معنی قولنا لا اله الا الله لا موجود الا الله

انتہی وجه السقوط ان ذکر الملزوم وارادة اللازم منه

مجاز ولا یرجع الیه الا عند تعذر الحقیقة ولا تعذر ههنا

وهو ظاهر وایضا یلزم التاویل فی ید والخطاب وهو مخل للبلاغة

وایضا خبر لا حینئذ ماهو فلا یخلو من ان یکون الخبر اما موجود

او ممکن کما هو مذهب الاکابر فیلزم نقد الکذب او

یلزم حینئذ نفی الشئ عن نفسه او یکون الخبر غیر الله فثبت

التوحید لکن لا تعرض له فی کلامه فکیف یثبت العینیة بینه

تم الرسالة [illegible] ١٢٩٥

سبحانه وبين الموجود بتاويل الاله بالموجود فقط ولنحرر

حاصل جميع ماذكرنا فى هذه الرسالة فالحاصل من

الرسالة امور الاول بطلان تقدير موجود او ممكن فى لا اله

الا الله من وجوه منها انه لاقرينة عليه كما ذكرنا سابقا مفصلا

ومنها انه مخالف لصريح الكتاب والسنة نحو ومالكم من

اله غيره وقوله عليه السلام لا اله غيرك ومنها انه مخالف

للبراهين الخمسة فى الكتاب والثانى بطلان تعليل الملازمات

المذكورة فى الكتاب بالتمانع ايضا اذ التمانع لايتصور الا

بين الله سبحانه وبين واجب اخر والتمانع بين الواجبين

علة لعدم خروج العالم من كتم العدم الى عرصة الوجود وبعد

خروج العالم من القوة الى الفعل لا يصلح ان يكون التمانع

علة للملازمات المذكورة اذ الابتغاء الى ذى العرش سبيلا

هو التمانع او ما يستلزمه والابتغاء الى ذى العرش سبيلا

لا يمكن الا بعد عجز ذى العرش فظهر ان الابتغاء وهو التمانع

او ما يستلزمه معلول لعجزه سبحانه دون العكس فظهر بطلان

تعليل الملازمات بالتمانع وايضا ان التمانع بين الموجودين

والاتفاق بينهما من عوارضهما لا من لوازمهما فالتمانع والاتفاق

لا يمكن ان يكون علة لملازمة اللوازم وهو ظاهر وبهذا التحقيق

سقط ما قيل ان قوله سبحانه لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا
حجة اقناعية كما ذكرنا سابقا وكذا سقط ما قال الشيخ الاكبر
فی الفصوص فی فص داود عليه السلام لو كان فيهما الهة
الا الله لفسدتا وان اتفقا فنحن نعلم انهما لو اختلفا تقديرا
لنفذ حكم احدهما فالنافذ الحكم هو الاله على الحقيقة والذی
لم ينفذ حكمه ليس باله انتهى وجه السقوط انه يفهم من
هذا الكلام انه ايضا ذهب الى ان علة الفساد هو التمانع و
قد عرفت انه ليس كذلك بل العلة هو التغاير فقط ولانا
لا نسلم امكان نفوذ حكم احدهما فقط على تقدير وجوبهما الوجوب

تزييف قول الشيخ محی الدين ابن عربی فی تفسير

التساوی بین قدرتیہما عند وجوبہما وعلی تقدیر امکان احدہما

ووجوب الاخر نسلم نفوذ حکم احدہما لکن لانسلم التمانع بینہما اذ

الممکن بعد فرض المذکور فی قبضۃ ید قدرۃ الواجب تعالی

فلا یلزم الفساد والحاصل انہ لا یلزم الفساد بالتمانع مطلقا سوٓاء

کانا متفقین او مختلفین فی المراد عند وجوبہما او علی امکان

احدہما ووجوب الاخر وبالجملۃ انہ قد صار تقدیر موجود

فی الطیبۃ وتعلیل العلماء للفساد والملازمات المذکورۃ فی

الکتاب بالتمانع کلص مغلوب او کعصف ماکول فظہر

ان تقدیر موجود او ممکن فی لا الہ الا اللہ والتعلیل للملازمات

یالتمانع تفسیر بالرای فقط ومخالف للکتاب والسنة نعوذ

بالله من ذلك فظهر ایضا ان تقدیر غیر الله فی لا اله الا الله وتعلیل

الملازمات بالتغایر فقط تفسیر الکتاب بالکتاب والسنة و

یشهد علی ما قلنا من تقدیر غیر الله فی لا اله الا الله قول بعض

الکبراء قدس سره واسرارهم    تیغ لا در قتل غیر حق براند

در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند    ماند الا الله وباقی جمله رفت    شاد باش

ای عشق شرکت سوز رفت    تیغ لا در قتل غیر حق براند    مراده ان

المقدر اولا فی لا اله الا الله غیر الله فسیف لا اقتل و لا الغیریة

بین الله سبحانه وبین المنکور من الالهة الممکنة عبارة وثانیا

قتل الغیریۃ بینہ سبحانہ وبین الاشیاء وراء الالٰہ الممکنۃ

دلالۃ اذ لا فارق بین ممکن وممکن فصدق قولہ تیغ لا در قتل غیر حق براند الخ

واما علی تقدیر موجود او ممکن فی لا الٰہ الا اللہ فلا یصدق قولہ

تیغ لا در قتل غیر حق براند اذ حینئذ سیف لا قتل راس واجب اٰخر

سوی اللہ تعالیٰ دون الغیریۃ بینہ سبحانہ وبین شئ من الاشیاء

من الممکن فکیف یصدق قولہ قدس سرہ تیغ لا در قتل غیر حق براند الخ

ولما کانت ھٰذہ الرسالۃ دالۃ علی توحید عدیم المثل

عز شانہ وکاسرۃ لاسنان المنکرین سمیناھا عدیم المثل

حروف بی نظیر وکاسرۃ الاسنان عرف دندان شکن

وھذا تلخیص ما حررناہ فی

رسائلنا من مفتاح التوحید

وکلمۃ الحق وجہد

المقلدہ

تم

الکتاب المستطاب المسمی بہ دندان شکن من تصنیف مولانا و بالفضل اولنا العارف الجزیل والفاضل الجلیل الولی المرشد والہادی المسند المولوی محمد عبد الرحمن قدس سرہ علی ید اضعف العباد واحقرہم المسکین محمد یسین بن محمد فیض طلبخان غفر اللہ لہما بتاریخ ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ھ فی یوم الجمعہ بحسب الامر والارشاد من کان امتثال امرہ واجبا علی کل اہل الادیان فی ہذا الازمان المخدوم غوث الثقلین المولوی المفتی محمد ابراہیم حسین اعلی اللہ مرتبہ فی الکونین والدارین وانا الکاتب المسکین محمد یسین عفی عنہ ساکن بستی گوندہ من محلات کرتفور دس مضافات بجنور نوشتہ بماند سیہ بر سپید نویسندہ را نیست فردا امید الہی بیامرز این ہر سہ را نویسندہ بینندہ خوانندہ قارئا من کن بتدیں کتاب اگر خطای رفتہ باشد در کتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحبر الفاضل النحریر الكامل تذكرة السلف تبصرة الخلف المشتهر بالفضل والتقوى

بین الانام عبد العزیز العلام الذی لم یزل بمنزلة اللیالی والایام ادخله الله تعالی فی دار السلام

مورداً علی ما الهم مولانا وسیدنا ومرشدنا الشیخ الكامل الفانی فی الذات صاحب المقامات

العالیات عبد الرحمن الذی نزل الفرقان وعلم البیان اغرقه الله تعالی فی بحار الرحمة

والرضوان فقوله الا الله یكون استثناء من الحكم السابق اعنی نفی الغیریة فیكون معنی

الا الله فانه غیر الله وكذا فیما بعده ولا یخفی بطلانه وفساده علی مذهب الموحدة وغیره فان

كون الشیء غیر نفسه بدیهی البطلان لا یخفی بطلانه علی الصبیان انتهی بلفظه والی

مع قلة بضاعتی فی الجواب علی ما الهمنی ربی بفضله ولا بد من توضیح عبارة المورد اولا

وتمهید مقدمة ثانیا فاما توضیح العبارة فهو ان تقدیر غیر الله فی الكلمة الطیبة باطل و

فاسد علی مذهب الموحدة وغیره لان الاستثناء لما كان من النفی اثباتا ومن الاثبات

نفیا فیرجع حینئذ حاصل المعنی الی ان لا الہ غیر اللہ الا اللہ فانہ ای اللہ غیر اللہ اذ

الحکم السابق ہو نفی الغیریۃ عن الالہۃ فلا بد بعد ذلک من اثبات الغیریۃ لہ تعالی لیحصل

الحکمان المختلفان ایجابا وسلبا فیعود الحاصل الی ان لا الہ غیر اللہ الا اللہ فانہ ای اللہ

غیر اللہ فیلزم کون الشیء غیر نفسہ وذلک باطل بدیہی البطلان لا یخفی بطلانہ علی الصبیان

واما تمہید مقدمۃ فہو ان المستثنی لا بد ان یکون تابعا للمستثنی منہ فی الاستثناء بکلمۃ

الا فی کونہ مسندا ومسندا الیہ سواء کان الاستثناء متصلا او منقطعا مفرغا او غیرہ فلو

کان المستثنی منہ مسندا او کان مسندا الیہ فی الجملۃ السابقۃ یلزم ان یکون المستثنی ایضا

کذلک فی اللاحقۃ الا تری الی قولہ تعالی ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا الآیۃ

وقولہ سبحانہ ان ہذا الا ملک کریم فان الانسان فی الآیۃ الاولی مستثنی منہ ومسند الیہ

فکذلک المستثنی اعنی الموصول وقع مسند الیہ ولفظ بَشَرٌ فی الآیۃ الثانیۃ مستثنی

منہ ومسند فکذلک المستثنی وہو کذلک کریم وقع مسندا فمرجع الآیتین المذکورتین

الی ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا

بالصبر فانہم لیسوا فی خسر والی ہذا البشر الا ہذا ملک کریم وقس علیہ الکلمۃ الطیبۃ لا الہ الا اللہ

وامثالہا مما وقع فیہ المستثنی مسندا ومسندا الیہ وہذہ القاعدۃ مطردۃ فمن ادعی عدم

الاطراد فعلیہ ان یاتی بمثال التخلف من القرآن او الحدیث او کلام لمتقدمی البلغاء و

بعبارۃ اخری ان المستثنی والمستثنی منہ اما ان یسند الی شئ واحد بالایجاب او السلب اوان یسند ذلک الشئ الواحد الیہما کذلک وہذا ہوالمنطوق الاستثناء کما مر فی الامثلۃ المذکورۃ وقس علیہا غیرہا فلا یحمل المستثنی منہ علی المستثنیٰ وبالعکس الا تری فی جاءنی القوم الا زید مثلا لا یصح یقال فیہ زید قوم وبالعکس وقس علی ہذا فاذا علمت ہذا فما زعمہ المورد من انہ علی تقدیر غیر اللہ یرجع حاصل الکلمۃ الی ان لا الہ غیر اللہ الا اللہ فانہ ای اللہ غیر اللہ ویلزم منہ کون الشئ غیر نفسہ وہو بدیہی البطلان لا یخفی بطلانہ علی الصبیان فہو ناش عن قلۃ تدبرہ فان تبعیۃ المستثنی للمستثنی منہ فی کونہ مسندا اومسندالیہ لازمۃ علی ما مروی ہہنا مفقودہ فان المستثنی منہ ہہنا غیر اللہ وہو مسند والمستثنی لفظہ اللہ وہو مسندالیہ فاختل منطوق الاستثناء فبناء علی القاعدۃ الممہدۃ الصحیحۃ المطردۃ یرجع حاصل الکلمۃ الی ان لا الہ غیر اللہ الا الہ فانہا ای الالہۃ اللہ لا کما زعمہ المورد حتی یلزم کون الشئ غیر نفسہ ففی الکلمۃ الطیبۃ قد حکم الشارع بنفی الغیریۃ بین اللہ سبحانہ وبین الاصنام فاذا انتفت الغیریۃ لا جرم ثبتت العینیۃ والا یلزم ارتفاع النقیضین لعدم الواسطۃ بین الغیریۃ والعینیۃ ولذا لم یذہب احد الی ان العالم لیس بعین ولا بغیرہ وانما منشاء ذلک الغلط الفاحش ان العلماء لما ارتکز فی عقولہم تقدیر موجود ما یجانبہ وتاویل الالہ بالمعبود المستحق واشالہ مما یودی مودّاہ وانست اوہامہم بدخول

الله فی الالہ وثبوت الوجود لہ سبحانہ حکم ذلک النحریر الکامل الزاما علینا بانہ علی تقدیر
غیر اللہ وکون الالہ بمعنی الاصنام یرجع حاصل الکلمۃ الی ان الالہ غیر اللہ فانہ ای اللہ
غیر اللہ کما انہ علی تقدیر موجود وکون الالہ بمعنی المعبود المستحق یرجع حاصل الکلمۃ الی ان
لا الہ موجود الا اللہ فانہ ای اللہ موجود وما خطر ببالہ ان ہذا قیاس مع الفارق لان المستثنی
منہ علی تقدیر موجود وکون الالہ بمعنی المعبود المستحق ہو الالہ او ضمیرہ واللہ مستثنی و
علی تقدیر غیر اللہ وکون الالہ بمعنی الاصنام المستثنی منہ ہو غیر اللہ واللہ مستثنی والاستثناء
علی الاول متصل وعلی الثانی منقطع ففی الصورۃ الاولی رجوع الکلمۃ الطیبۃ الی ان
لا الہ موجود الا اللہ فانہ ای اللہ موجود مسلم لکون المستثنی اعنی اللہ مسند الیہ
فی الجملۃ اللاحقۃ کما ان المستثنی منہ اعنی الالہ او ضمیرہ مسند الیہ فی الجملۃ السابقۃ اما
فی الصورۃ الثانیۃ فلا نسلم ان حاصل الکلمۃ یرجع الی ان لا الہ الا اللہ فانہ ای اللہ
غیرہ لعدم تحقق تبعیۃ المستثنی للمستثنی منہ فان المستثنی منہ ہو غیر اللہ مسند و
المستثنی وہو اللہ قد جعل مسند الیہ وبضا فیہ اثبات المستثنی منہ للمستثنی وہو
لا یجوز فان قلت لو جعل الالہ بمعنی المعبود المطلق او المستحق بعد ان قدر غیر اللہ فالاشکال
وارد البتۃ لان الالہ لما کان بمعنی المعبود المطلق او المستحق فاللہ داخل فی الالہ قطعا
فیکون الالہ مستثنی منہ واللہ مستثنی وبعد اتصال الاستثناء وتقدیر غیر اللہ یرجع حاصل الکلمۃ

الی ان لا الٰہ ای لا شئی من المعبود المطلق او المستحق بغیر اللہ الا اللہ فانہ ای الالٰہ غیر

اللہ فیلزم کون الشئی غیر نفسہ وھذا ھو الاعتراض المذکور قلت لما قدرنا غیر اللہ فی الخبر

وجعلناہ مستثنی علی تقدیر کون الالٰہ بمعنی الاصنام فای مانع لنا عن جعلہ مستثنی منہ

علی تقدیر تاتین الارادتین ایضا وبالجملۃ نحن نجعل الاستثناء حینئذ ایضا منقطعا بجعل

غیر اللہ مستثنی منہ فلا اشکال لا یقال انہ لما کان للکلمۃ الطیبۃ علی تقدیر تاویل الالٰہ

بالمعبود المستحق وتقدیر موجود معنی محصلا کما صرح المجیب ایضا بقولہ ففی الصورۃ

الاولی رجوع الکلمۃ الطیبۃ الی ان لا الٰہ موجود الا اللہ فانہ ای اللہ موجود مسلم فلم ترک

اتباع السواد الاعظم فی اہل الایمان وھو کلمۃ التوحید واختار اتباع من ہو منفرد فی

تقدیر غیر اللہ وکون الالٰہ مشترکا لفظیا بمعنی الواجب والمعبود الممکن لانا نقول

لا یلزم من تسلیم صحۃ المعنی المذکور تسلیم وضع الالٰہ للمعبود المستحق وتسلیم تقدیر موجود

لانہ ربما یکون للکلام معنیان احدہما موافق للقرآن والحدیث والآخر مخالف لہما

فکیف یلزم علینا ان نقول بتقدیر موجود وبوضع الالٰہ للمعبود المستحق والحال ان الکتاب

والسنۃ ناطقان بکون الالٰہ مشترکا لفظیا وببطلان تقدیر موجود ولا ریب ان تقدیر

موجود مخالف لقواعد البلاغۃ التی لا یخلو کلام اللہ والرسول وکلام البلغاء عنہا قط و

لا اعتداد لغیرہم لانہم کالانعام ورسائل مولانا وسیدنا ومرشدنا قدس سرہ کافلۃ لبیان

لبيان هذا الامرين وشافية لامراض التشكوكات والشبهات ما ارفع سماء تحقيقه و
عرش تدقيقه فارجع البصر هل ترى من فطور ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليك
البصر خاسئا وهو حسير فلما كان الحق يظهر كالشمس في نصف النهار فلا ينبغي لاحد
ان ينكر عليه فضلا عن اشد الانكار ولا يلزم ترك السواد الاعظم لانه لما كان التاويل
والتقدير المذكوران مخالفين للقران والحديث فاين السواد الاعظم حتى يلزم تركه
وبالجملة هذا الايراد يلزمه المورد علينا بحكم سلطان الوهم . الا فالعقل الصافي عن المشوب
بالوهم يتبادر تبادرا سريعا الى ان حاصل الكلمة يرجع الى ان لا اله غير العبد الا الله فانها
اى الالهة فافهم ولا تكن من الغافلين ؂ الحمد لله على الاتمام والصلوة والسلام على خير الانام
؂ وعلى اله واصحابه البررة الكرام ؂

محمد يٰسين عفي عنه

فقط